کعبۂ عشق

مظفر وارثی

بسم اللہ
الرحمٰن
الرحیم

کعبۂ عشق

نعتیہ مجموعہ

مظفرؔ وارثی

کعبۂ عشق

مظفؔر وارثی

سنگِ میل پبلی کیشنز ○ لاہور

۱۹۸۹ء

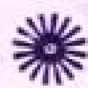
مظفر وارثی کا نعتیہ مجموعہ "کعبۂ عشق"

نذیر ہاشمی نے کتابت کیا،

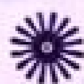
آر۔آر پرنٹرز نے چھاپا

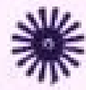
اور نیاز احمد نے شائع کیا۔

قیمت ۷۵/۰۰ روپے

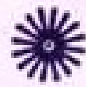


طلوعِ صُبحِ حرا کے نام
اذانِ صحنِ صفا کے نام
دُعائے خیر الوریٰ کے نام





زمین و آسماں بھی اپنے قابو میں نہیں رہتے
تڑپ کر جب محمدؐ کا قلندر رقص کرتا ہے



ترتیب

حمد

حق تعالیٰ کی تسبیح کرتے رہو
اُس سے ڈرتے رہو

ذہن میں اُس کے احکام رہتے رہیں
ذکر چلتا رہے اشک بہتے رہیں
بھیگتی روشنی میں نکھرتے رہو
اُس سے ڈرتے رہو

بندگی کا حقیقت کا ایمان کا
معرفت کا شریعت کا قرآن کا
اپنی تصویر میں رنگ بھرتے رہو
اُس سے ڈرتے رہو

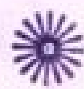
جزوِ جاں کو اگر کُل کی ہے جستجو
ساحلِ رُوح کی ہے اگر آرزو
اپنی گہرائیوں میں اُترتے رہو
اُس سے ڈرتے رہو

رنگ ہی رنگ آنکھوں میں گھُل جائیں گے
رازِ ارض و سما تم پہ کھُل جائیں گے
کُوچۂ عشق میں پاؤں دھرتے رہو
اُس سے ڈرتے رہو

تا بہ کے ساتھ دیں گی حسیں خواہشیں
صرف دُنیا کی خاطر یہ آرائشیں
آخرت کے لیے بھی سنورتے رہو
اُس سے ڈرتے رہو

لمحہ لمحہ کرے گا تمھیں یاد بھی
زندگی پاؤ گے موت کے بعد بھی
اُس پہ مٹتے رہو اُس پہ مرتے رہو
اُس سے ڈرتے رہو

ناز اُس پر اگر ہے مظفرؔ تمھیں
اُس کی رحمت سمیٹے گی بڑھ کر تمھیں
ٹُوٹ کر اپنے اندر بکھرتے رہو
اُس سے ڈرتے رہو



مرے خُدا تری جانب خوشی سے آیا ہُوں
کہ مَیں مدینۂ عشقِ نبی سے آیا ہُوں

وجود جس کا ترے نُور سے عبارت ہے
مَیں سایا ہُوں مگر اُس روشنی سے آیا ہُوں

اُٹھو، ادب سے فرشتو، مجھے سلام کرو
محمدؐ عربی کی گلی سے آیا ہُوں

سُنا ہے حشر میں دیدارِ مصطفےٰ ہو گا
اسی لیے تو بڑی عاجزی سے آیا ہُوں

گُناہ، گھات میں رہتے ہیں آدمی کی جہاں
مَیں اُس شکار گہِ زندگی سے آیا ہُوں

مجھے نہ اور پشیماں، مرے خُدا کرنا
کہ پہلے ہی بڑی شرمندگی سے آیا ہُوں



مر کے اپنی ہی اداؤں پہ امر ہو جاؤں
اُن کی دہلیز کے قابل مَیں اگر ہو جاؤں

اُن کی راہوں پہ مجھے اتنا چلانا یا رب
کہ سفر کرتے ہوئے گردِ سفر ہو جاؤں

زندگی نے تو سمندر نے مجھے پھینک دیا
اپنی مٹّھی میں وہ لے لیں تو گُہر ہو جاؤں

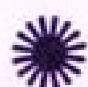
میرا محبوب ہے، وہ راہبرِ کون و مکاں
جس کی آہٹ بھی مَیں سُن لُوں تو خضر ہو جاؤں

اِس قدر عشقِ نبی ہو کہ مِٹا دُوں خود کو
اِس قدر خوفِ خدا ہو کہ نڈر ہو جاؤں

ضرب دوں خود کو جو اُن سے تو لگوں لاتعداد
وُہ جو مجھ میں سے نِکل جائیں، صِفر ہو جاؤں

آرزو اب تو مظفؔر جو کوئی ہے تو یہ ہے
جتنا باقی ہُوں، مدینے میں بسر ہو جاؤں





عشقِ اویس و جذبۂ بوذر بھی ڈال دے
دامن میں یا رب اُن کا مقدّر بھی ڈال دے

دیکھوں مَیں چلتے پھرتے رسُولِ کریم کو
آنکھوں میں صدیوں قبل کے منظر بھی ڈال دے

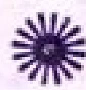
میرے پیالے میں مرے اللہ کے حبیب
اپنی محبتوں کا سمندر بھی ڈال دے

کیا کچھ نہیں ہے روضہ و منبر کے درمیاں
روضہ بھی دل میں ڈال دے منبر بھی ڈال دے

میدانِ حشر تک کی بجھانی ہے تشنگی
ساگر میں اپنے تُو مری گاگر بھی ڈال دے

بوصیری کو اُڑھائی تھی جو تُو نے خواب میں
وہ چادرِ شفا مرے اُوپر بھی ڈال دے

جائے جو اب کے، لَوٹ کے آنا نہ ہو نصیب
ڈیرہ ترے قریب مظفّؔر بھی ڈال دے



قرآں کے لفظ لفظ کی سچی دلیل ہیں
میرے حضور میرے خُدا کی دلیل ہیں

پیغمبروں کی بھیڑ میں تنہا دِکھائی دیں
تاریکیوں میں شمع جلاتی دلیل ہیں

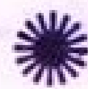
سایہ بھی پیش کر نہ سکے کوئی روشنی
اپنے وجودِ پاک پہ خود ہی دلیل ہیں

تہذیب کوئی کر نہ سکے مسترد جسے
انسان کے عروج کی ایسی دلیل ہیں

گزرے نہ کیوں اُنہی کے حوالے سے زندگی
وہ مستقل جواز ہیں حتمی دلیل ہیں

اوراقِ کائنات پہ لکھّا ہے اُن کا نام
ہر اک طلوع ہوتی سحر کی دلیل ہیں

نبیوں میں ان کی ذات مؤخّر ہے آخری
لیکن وجودِ حق کی وہ پہلی دلیل ہیں



دفن جو صدیوں تلے ہے وہ خزانہ دے دے
ایک لمحے کو مجھے اپنا زمانہ دے دے

چھاپ دے اپنے خد و خال مری آنکھوں پر
پھر رہائش کے لیے آئنہ خانہ دے دے

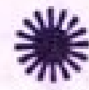
اور کچھ تجھ سے نہیں مانگتا میرے آقا
نارسائی کو زیارت کا بہانہ دے دے

موت جب آئے مجھے کاش ترے شہر میں آئے
خاکِ بطحا سے بھی کہہ دے کہ ٹھکانہ دے دے

زندگی ، جنگ کا میدان نظر آتی ہے
میری ہر سانس کو آہنگِ ترانہ دے دے

اپنے ہاتھوں ہی پریشان ہے اُمّت تیری
اُس کے اُلجھے ہُوئے حالات کو شانہ دے دے

اپنے ماضی سے مظفرؔ کو ندامت تو نہ ہو
اس کے اِمروز کو فردائے یگانہ دے دے



بختِ سیاہ جب درِ عالی پہ رکھ دیا
سُورج اُنھوں نے دستِ سوالی پہ رکھ دیا

آنکھیں بکھیر آیا ہُوں روضے کے ہر طرف
لیکن خیال روضے کی جالی پہ رکھ دیا

لبریز کر گیا مجھے کون اپنے پیار سے
یہ کس نے ہونٹ دل کی پیالی پہ رکھ دیا

مانگے تھے مَیں نے آپ سے رحمت کے چند پھُول
سارا چمن دُعاؤں کی ڈالی پہ رکھ دیا

مُجھ کو بٹھایا جانبِ ساحل کی ناؤ پر
بارِ گُناہ ڈُوبنے والی پہ رکھ دِیا

لِکھنے چلا جو نعت، تو میرے حضور نے
لفظوں کا ڈھیر ذہن کی تھالی پہ رکھ دِیا

آہنگِ نَو میں نعتِ مظفرؔ نہ کیوں کہے
کِھلتا شعور خُشک خیالی پہ رکھ دِیا



آپ کا شاعر ہُوں مَیں

باندھ لیجے پیار میں

آپ کے دربار میں

یا نبی حاضر ہُوں مَیں

آپ کا شاعر ہُوں مَیں

نعت گوئی میرا فن

آپ کی مُجھ کو لگن

میرا موضوعِ سخن

آپ ہیں یا ذوالمنن

حرف کا ساحر ہُوں مَیں

آپ کا شاعر ہُوں مَیں

ہر گھڑی پیشِ نظر
آپ ہی کی رہ گزر
خم رہے ہر وقت سر
آپ کی دہلیز پر
مستقل زائر ہُوں مَیں
آپ کا شاعر ہُوں مَیں

لے اُڑا ہے مَن مِرا
والہانہ پَن مِرا
شاخِ طیبہ دُھن مِرا
جس پہ ہے مسکن مِرا
خوش نوا طائر ہُوں مَیں
آپ کا شاعر ہُوں مَیں

گائیکی سے تھاپ سے
ہر سریلے پاپ سے
دھڑکنوں سے چاپ سے
دُور اپنے آپ سے

آپ کی خاطر ہُوں مَیں
آپ کا شاعر ہُوں مَیں

مِٹ گئی سب تیرگی
روشنی اب ہے سگی
آپ سے کیا لَو لگی
بیچ ڈالی زندگی

قیمتی تاجر ہُوں مَیں
آپ کا شاعر ہُوں مَیں

حمد

جو چاہتا ہُوں ، اے میرے خُدا ہو جاؤں
مَیں تجھ میں فنا ہو جاؤں

رنگ اپنے بھر دے میرے مصوّر مُجھ میں
برسات ہو رحمت کی متواتر مُجھ میں
غرقِ دریائے حمد و ثنا ہو جاؤں
مَیں تجھ میں فنا ہو جاؤں

اپنے میں فنا ہونے کی طلب تُو دے گا
سجدوں کو مرے بیداریِ شب تُو دے گا
بس دُھن ہے یہی مَیں صرف ترا ہو جاؤں
مَیں تُجھ میں فنا ہو جاؤں

رہنے جو لگے ہر وقت جبیں سجدے میں
افلاک سے بھی اونچی ہو زمیں سجدے میں
خود اپنے لیے جنّت کی ہَوا ہو جاؤں
مَیں تجھ میں فنا ہو جاؤں

اندر کا دُھواں، خوشبوئے جہاں بن جائے
ہر ایک 'رُواں' اس دل کی زباں بن جائے
مَیں مستقلاً اِک حرفِ دُعا ہو جاؤں
مَیں تجھ میں فنا ہو جاؤں

سایہ جو کرے دیوارِ حرم بھی مُجھ پر
پڑ جائے جو تیرا عکسِ کرم بھی مُجھ پر
اِک آئینۂ تسلیم و رضا ہو جاؤں
مَیں تجھ میں فنا ہو جاؤں

اتنی گہرائی میں رُوح تجھے ٹھہرائے
ہر سانس مرا پرچم کی طرح لہرائے
چُپ رہتے ہُوئے بھی حق کی صدا ہو جاؤں
مَیں تجھ میں فنا ہو جاؤں

حائل نہ ہوں راہ میں جاہ وحشم دُنیا کے
کُھل جائیں مری آنکھوں پہ بھرم دُنیا کے
مَیں تن میں رہوں اور تن سے جُدا ہو جاؤں
مَیں تجھ میں فنا ہو جاؤں

وہ سلسلہ ہو تجھ سے وابستگیوں کا
پت جھڑ میں بھی احساس ہو تازگیوں کا
اُوپر سے نہیں اندر سے ہرا ہو جاؤں
مَیں تجھ میں فنا ہو جاؤں

مر جاؤں تو آئے صدائے بقا تُربت سے
نکلوں نہ مَیں تیرے دائرۂ قربت سے
ہر زاویے سے تصویرِ وفا ہو جاؤں
مَیں تجھ میں فنا ہو جاؤں



یہ دن میرے نبی کی پیدائش کا دن ہے
یعنی خدا کی تکمیلِ خواہش کا دن ہے

رحمتِ حق کا آج محمدؐ نام پڑا تھا
تہذیب و اخلاق کی افزائش کا دن ہے

شہرِ علم سے آج زمیں آباد ہوئی تھی
ہر آبادی میں جشنِ دانش کا دن ہے

پورے سال رہے مجھ پر اس دن کا سایا
برسوں کی صدیوں کی گنجائش کا دن ہے

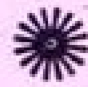
گلیوں بازاروں کو روشن کرنے والو !
روحوں اور ذہنوں کی آرائش کا دِن ہے

حشر کے میداں سے کچھ کم تو نہیں دُنیا بھی
ایسے جیو جیسے ہر دن پرسش کا دِن ہے

لشکرِ عصیاں بھی ہے کوہِ ذات کے پیچھے
بے خبرو اپنے اوپر یورش کا دِن ہے

تقلیدِ سرکارِ دو عالمؐ کے فیتے سے
اپنے اپنے قد کی پیمائش کا دن ہے

کاش اسی دن آئے مُجھ کو موت مظفّرؔ !
میری لُغت میں تو یہ دن بخشش کا دِن ہے



نبی کا نام جب میرے لبوں پر رقص کرتا ہے
لہُو بھی میری شریانوں کے اندر رقص کرتا ہے

مری بے چین آنکھوں میں وہ جب تشریف لاتے ہیں
تصوّر اُن کے دامن سے لپٹ کر رقص کرتا ہے

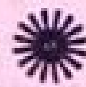
وہ صحراؤں میں بھی پانی پلا دیتے ہیں پیاسوں کو
کہ اُن کی اُنگلیوں میں بھی سمندر رقص کرتا ہے

پڑے ہیں نقشِ پائے مصطفیٰ کے ہار گردن میں
جبھی تو رُوح لہراتی ہے پیکر رقص کرتا ہے

خیال آتا ہے جب بھی گرمیِ روزِ قیامت کا
غمِ عصیاں، سرِ دریائے کوثر رقص کرتا ہے

زمین و آسماں بھی اپنے قابو میں نہیں رہتے
تڑپ کر جب محمدؐ کا قلندر رقص کرتا ہے

لگی ہے بھیڑ اُس کے گرد یہ کیسی فرشتوں کی
یہ کس کا نام لے لے کر مظفرؔ رقص کرتا ہے



کتنا گناہگار ہوں، کتنا خراب ہوں
دربارِ مصطفےٰ میں مگر باریاب ہوں

مفہوم زندگی کا مِری اور کچھ نہیں
مدحِ رسولِ پاک کا لُبِّ لُباب ہوں

منسوب ہوں خدا سے خدا کے رسول سے
مَیں کامیاب ہوں مَیں بہت کامیاب ہوں

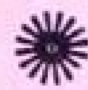
آنکھیں مِلا کے بات نہ کر مجھ سے آفتاب
مَیں ذرّۂ دیارِ رسالتمآب ہوں

مُجھ کو نہ کر سکے گی جُدا اُن سے موت بھی
دریائے کائنات ہیں وہ مَیں حباب ہُوں

لکھی ہے ہر ورق پہ محمدؐ کی داستاں
پڑھتا رہے گا وقت جسے وہ کتاب ہُوں

وہ خاک پر چلیں تو ہُوں اُن کا نشانِ پا
اور شہسوار ہوں تو مَیں اُن کی رکاب ہُوں

ہر شب جواب دِہ ہو مظفرؔ مِرا ضمیر
ہر ایک سانس کے لیے روزِ حساب ہُوں



چلے نہ ایمان اِک قدم بھی، اگر ترا ہمسفر نہ ٹھہرے
ترا حوالہ دِیا نہ جائے تو زندگی معتبر نہ ٹھہرے

تُو سایۂ حق پہن کے آیا، ہر اِک زمانے پہ تیرا سایا
نظر تری ہر کسی پہ، لیکن کسی کی تُجھ پر نظر نہ ٹھہرے

لبوں پہ اِیّاکَ نَستَعِیں ہے اور اِس حقیقت پہ بھی یقیں ہے
اگر ترے واسطے سے مانگوں کوئی دُعا بے اثر نہ ٹھہرے

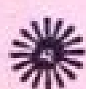
حقیقتِ بندگی کی راہیں، مدینۂ طیّبہ سے گزریں
مِلے نہ اُس شخص کو خُدا بھی، جو تیری دہلیز پر نہ ٹھہرے

کھُلی ہوں آنکھیں کہ نیند والی، نہ جائے کوئی بھی سانس خالی
درود جاری رہے لبوں پر، یہ سلسلہ لمحہ بھر نہ ٹھہرے

تجھے مَیں چاہوں اور اتنا چاہوں کہ سب کہیں، تیرا نقشِ پا ہُوں
ترے نشانِ قدم کے آگے کوئی حسیں رہگزر نہ ٹھہرے

یہ میرے آنسو خراج میرا، مرا تڑپنا علاج میرا
مرض مرا اُس مقام پر ہے جہاں کوئی چارہ گر نہ ٹھہرے

دِکھا دو جلوہ بغور اِس کو، بُلا لو اِک بار اَور اِس کو
کہیں مظفرؔ بھی، شاخ پر سُوکھ جانے والا ثمر نہ ٹھہرے



صدفِ نُورِ الٰہی کا گُہر کیا ہو گا
صرف خالق جو نہیں تھا وہ بشر کیا ہو گا

اُس کی کرنوں سے ہر اِک آنکھ لپٹتی ہو گی
مطلعِ جسم کا اندازِ سحر کیا ہو گا

منزلیں بانٹنے آیا تھا جو گمراہوں کو
اُس جہاں ساز کی ہجرت کا سفر کیا ہو گا

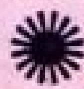
لیے پھرتا ہُوں محمدؐ سا حسیں آنکھوں میں
ذرا سوچو تو مرا حُسنِ نظر کیا ہو گا

جسمِ اطہر کو چھوئے خاکِ زمیں، ناممکن
عرشِ ثانی کے سوا زیرِ کمر کیا ہو گا

آنے والوں پہ جو قسمت کی طرح کھلتا ہو
حرمِ پاکِ محمدؐ کا وہ دَر کیا ہو گا

کون کر سکتا ہے دشمن کو معاف اس کی طرح
اور کوئی اس کی طرح سینہ سپر کیا ہو گا

نعت سے لوگ پرکھتے ہیں مظفرؔ مجھ کو
اس سے بڑھ کر مرا معیارِ ہنر کیا ہو گا



مَیں آوارۂ کُوئے مُحمّدؐ

وحشتِ دِل سے چمکے سینہ

تن پہ سجاؤں خاکِ مدینہ

خُون سے پھُوٹے بُوئے مُحمّدؐ

مَیں آوارۂ کُوئے مُحمّدؐ

جانِ تخیّل ، روح ارادہ
آپ کی سُنّت آپ کا جادہ
مَیں اُن کا ہُوں
اُن کو چاہوں
عشق بدن ہے عشق لبادہ

جب مَیں گھر سے باہر نکلوں
ذات میں صحرا لے کر نکلوں
لوگ کہیں، آ ہُوئے محمدؐ
مَیں آوارۂ کوئے محمدؐ

ہجر کو رنگِ وصال دیا ہے
کرب کو استقلال دیا ہے
مجھ بالک پر
ہر کالک پر
آپ نے پردہ ڈال دیا ہے

آئے لُطف مُناجاتوں میں
دیدۂ نم کی برساتوں میں

لہرائیں، گیسوئے محمدؐ
مَیں آوارہ کوئے محمدؐ

آپ ہی منزل آپ ہی راہی
آپ عدالت آپ گواہی
آپ کا دَم دَم
حق کا مَحرَم
آپ مجسّم، شرحِ الٰہی
معنیِ ایماں آئے سمجھ میں
سارا قرآں آئے سمجھ میں
جب پڑھتا ہوں رُوئے محمدؐ
مَیں آوارہ کوئے محمدؐ

آنکھوں میں رہ کر بینائی
عرشِ معلّٰی تک ہو آئی
بزمِ حضوری
بن گئی دُوری
لے کے چلا یوں شوقِ رسائی

پاؤں زمیں پر، ذہن خلا میں
جا نکلا مَیں قُربِ خُدا میں
دیکھ رہا تھا سُوئے محمدؐ
مَیں آوارۂ کُوئے محمدؐ

حمد

اللہ اللہ کیا کر

اللہ کے آگے جھکنے والوں کے ساتھ جھکا کر

اللہ اللہ کیا کر

جھکنے والی پیشانی کو بلند کرتا ہے وہ

جو اُس سے ڈرتا ہے اُس کو پسند کرتا ہے وہ

وہ تجھ کو خوشیاں دے گا تو اُس کو خوش رکھا کر

اللہ اللہ کیا کر

یاد کیا کر اُس کو وہ بھی تجھ کو یاد کرے گا

تیرے اندر کی ویرانی کو آباد کرے گا

دیکھ رہا ہے جو تجھ کو تو بھی اُس کو دیکھا کر

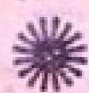
اللہ اللہ کیا کر

آتے جاتے موسم سے پیغام لیا کر اُس کا
جس نے تجھ کو گویائی دی نام لیا کر اُس کا
شہ رگ سے بھی پاس ہے جو اُس سے مت دُور رہا کر
اللہ اللہ کیا کر

تو بہ کرنا، شُکر بجالانا منصب ہے تیرا
تُو اُس کا بندہ ہے وہ خالق ہے رب ہے تیرا
ماں سے باپ سے بڑھ کر چاہنے والے کو چاہا کر
اللہ اللہ کیا کر

ہر طالب کو اُس کی طلب سے سوا دیا کرتا ہے
ذرّہ مانگو تو وہ ارض و سما دیا کرتا ہے
لُوٹنی ہے رحمت اُس کی تو راتوں کو جاگا کر
اللہ اللہ کیا کر

بند آنکھوں سے بھی تُو اُس کی طرف اگر آئے گا
دھیان کے پردے پر وہ تجھ کو صاف نظر آئے گا
اُس کو پانا چاہتا ہے تو خود اپنا پیچھا کر
اللہ اللہ کیا کر



پُکار مُجھ کو نہ دُنیا، چلا ہُوں سُوئے رسُولؐ
تجھے تلاش مری، مُجھ کو جستجوئے رسُولؐ

مَیں کیوں نفاذِ قیامت کا انتظار کروں
مری بہشت ہے شہرِ رسُولؐ کُوئے رسُولؐ

مَیں جب سے آپ کے دَر سے لپٹ کے آیا ہُوں
مرے وجود میں رچ بس گئی ہے بُوئے رسُولؐ

نقوشِ پائے مُحمّدؐ، مرا قبیلہ ہے
اور اس قبیلے کی سردار، آرزُوئے رسُولؐ

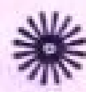
تمام عُمر کے سجدوں کو غُسل کروا دُوں
جو دستیاب ہو اِک قطرۂ وضوئے رسُولؐ

سماعتوں کی بھی معراج ہوتی رہتی ہے
مَیں سُنتا رہتا ہُوں قرآں سے گفتگوئے رسُولؐ

مَیں کیسے اُن کے خد و خال بُھول سکتا ہُوں
رکیا ہُوا ہے نگاہوں نے حفظ، رُوئے رسُولؐ

ضمیر و ذہن کو سیراب کرتی رہتی ہے
مرے لہُو سے گزُرتی ہے آبجُوئے رسُولؐ

ہتھیلیوں پہ مری مہر و ماہ رکھے ہیں
کھڑا ہُوا ہُوں مظفّرؔ مَیں رُوبروئے رسُولؐ



کیوں نہ پھُوٹے مری رگ رگ سے اُجالا تیرا
اوڑھ رکھّا ہے مِرے جسم نے سایا تیرا

لگ گئی ہیں مرے چہرے پہ ہزاروں آنکھیں
پڑ گیا جب سے مرے ذہن پہ پردا تیرا

رشک کرتی ہیں زمانے کی ہوائیں مجُھ پر
میری شمعوں کو لیے پھِرتا ہے جھونکا تیرا

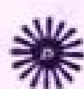
کوئی آہٹ مجھے گمراہ نہیں کر سکتی
ثبت ہر سانس پہ ہے نقشِ کفِ پا تیرا

تشنگی، جب تری رحمت کو صدا دیتی ہے
میرے ہونٹوں سے لپٹ جاتا ہے دریا تیرا

مَیں نے چاہا تجھے، یہ بھی ہے نوازش تیری
ورنہ ہر ایک کو صدقہ نہیں ملتا تیرا

میری حیثیتِ اظہارِ محبت کیا ہے
چاند مشتاق ترا، ابر بھی پیاسا تیرا

عرشِ اعظم کی یہ تصویر بنا سکتا ہے
روضہ دیکھا ہے مظفرؔ نے بھی آقا تیرا



نبی کے راستے کی خاک لوں گا
مَیں سب سے قیمتی پوشاک لوں گا

محل مینار کیا کرنے ہیں مُجھ کو
مدینے کے خس و خاشاک لوں گا

شہِ کونین کی فاقہ کشی سے
مَیں اپنی رُوح کی خوراک لوں گا

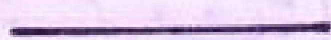
مری نامہ بری آنسُو کریں گے
مَیں اُن سے دیدۂ نمناک لوں گا

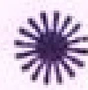
مری خواہش اگر پوچھی اُنھوں نے
مَیں استحکامِ ارضِ پاک لوں گا

حضورؐ آئیں گے جب میری لحد میں
زمیں سے قیمتِ افلاک لوں گا

ملی جاگیر اگر جنّت میں کوئی
تو دہلیزِ شہِ لولاک لوں گا

مَیں اُن سے آخری دَم تک مظفؔر
بصیرت آگہی ادراک لوں گا





حُبِّ دُنیا نہ دیکھ میری طرف، اِک نگہبان میرے اندر ہے
زندگی تُو نہ مُجھ پہ حُکم چلا، میرا سُلطان میرے اندر ہے

پسِ دیوار تک شہود مرا، رقبۂ دید بے حدود مرا
دانۂ عشق ہے وجود مرا، کھیت کھلیان میرے اندر ہے

اِک نظر دو جہاں کے مونس کی، روشنی ہے مری مجالس کی
کی محمدؐ نے تربیت جس کی، وہی انسان میرے اندر ہے

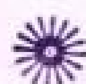
دمِ ہجرت جو غارِ ثور میں تھا، ہر اُفق اُس کی فردِ غور میں تھا
ایک حسّان اُس کے دَور میں تھا ایک حسّان میرے اندر ہے

زندگی مُجھ کو آئنہ نہ دِکھا، دیکھنا ہے تو دیکھ دِل میرا
میرے کردارِ ظاہری پہ نہ جا، میری پہچان میرے اندر ہے

کِس قدر مہرباں ہے مُجھ پر وہ، مُجھ کو پیارا ہے سب سے بڑھ کر وہ
رحمتوں کا ہے اِک سمندر وہ اور طوفان میرے اندر ہے

جہلِ انسانیت سے عاری ہوں والیِ علم کا بھکاری ہوں
چہرۂ مصطفٰے کا قاری ہوں سارا قرآن میرے اندر ہے

میرے فن کی مظفرؔ آوازیں صرف گونجا کریں گی دُنیا میں
وہ خدا کو سُنائے گا نعتیں جو خوش الحان میرے اندر ہے



وجود چاہے فرشتو عدم میں رکھ دینا
چراغِ دل مرا طاقِ حرم میں رکھ دینا

مہ و نجوم مجھے ایک نعت لکھنی ہے
تمام روشنی میرے قلم میں رکھ دینا

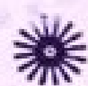
کہاں عمل مرے، میزانِ کردگار کہاں
مجھے تو سایۂ خیرالاُمم میں رکھ دینا

مدینے جاتے ہُوئے جس قدر کروں سجدے
مرے حضور کی رحلِ قدم میں رکھ دینا

درود آپ پہ بھیجے بغیر سانس نہ لوں
یہ بھُوک بھی مرے مَولا شکم میں رکھ دینا

متاعِ اشک بھی آقا قبول ہے مُجھ کو
تصوّر اپنا مگر چشمِ نم میں رکھ دینا

بقایا عمر بھی ہے کاٹنی مظفؔر کو
اُمیدِ وصل، جُدائی کے غم میں رکھ دینا



اے میرے کریمؐ، کرم کرنا

یہ سانس پہیلی کچھ بھی نہیں

مری ذات اکیلی کچھ بھی نہیں

مجھے اپنے عشق میں ضم کرنا

اے میرے کریمؐ، کرم کرنا

گھر آپ کا شہر مدینے میں
رہتے ہیں مرے آئینے میں
چلتے ہیں عدم کی دھرتی پر
سُنتا ہُوں مَیں آہٹ سینے میں

جب آہٹ میں کھو جاتا ہُوں
خاکِ کفِ پا ہو جاتا ہُوں

اس خاک کو شمعِ حرم کرنا
اے میرے کریمؐ ، کرم کرنا

صد شُکر کہ پایا آپ کا غم
مَیں دھوپ ہُوں سایا آپ کا غم
مجھے ساری خوشیاں آپ نے دیں
مرا کُل سرمایا آپ کا غم

جب آپ کا غم تڑپاتا ہے
رونے میں بڑا لُطف آتا ہے

مری آنکھیں اور بھی نم کرنا
اے میرے کریمؐ، کرم کرنا

جب آدھی رات گزُرتی ہے
سینے میں صُبح اُترتی ہے
مَیں سارا بِکھر سا جاتا ہُوں
رحمت مجھے یک جا کرتی ہے

رحمت کو رکھنا ساتھ مرے
اُڑتے ہی رہیں صفحات مرے

ترتیب مری ہر دَم کرنا
اے میرے کریمؐ ، کرم کرنا

جو قدریں حُسنِ حیات کا ہیں
عکس آپ کی تعلیمات کا ہیں
جتنے بھی علوم ہیں دُنیا میں
سب ترجمہ آپ کی ذات کا ہیں

پڑھا آپ کو جب قرآن پڑھا
اِسلام پڑھا ایمان پڑھا

مرے عِلم کو مستحکم کرنا
اے میرے کریمؐ ، کرم کرنا

محشر کا جب ہنگامہ ہو

نعتوں کا سر پہ عمامہ ہو

دیکھے جو خدا اعمال مرے

ہر اک سے جُدا، مرا نامہ ہو

ترے ذکر کی مُہریں ہوں لب پر

مری جتنی سانسیں ہوں سب پر

بس اپنا نام رقم کرنا

اے میرے کریمؐ، کرم کرنا

حمد

مانگنے والو رب سے مانگو ---- وہ سب کی سُنتا ہے سب کو دیتا ہے
دامن بھی کم پڑجاتے ہیں ---- طلب سے بڑھ کر اہلِ طلب کو دیتا ہے

کیسے کیسے رنگ بھرے ہیں ذرّے ذرّے میں اُس کی خلّاقی کے
کیا ہی بات ہے اُس رازق کی کیا ہی کہنے ہیں اُس کی رزّاقی کے

ہم تو پھر اُس کے بندے ہیں ---- مالک تو مار و عقرب کو دیتا ہے
وُہ سب کی سُنتا ہے سب کو دیتا ہے

دھڑکن دھڑکن بندگیوں کے لہجے میں اعلانِ وفا کرتے رہنا
شُکر گزاری اس کو اچھی لگتی ہے شُکر اُس کا ادا کرتے رہنا

ہیرے موتی خاک نشیں کو ـــــ بادل دریا تشنہ لب کو دیتا ہے
وہ سب کی سُنتا ہے سب کو دیتا ہے

جانیں نہ جانیں مانیں نہ مانیں جتنے بھی انسان ہیں نائب اُس کے ہیں
ساری دُنیائیں اُس کی ہیں سارے مشرق سارے مغرب اُس کے ہیں

دن کو اُجلی اُجلی قبائیں ـــــ کالی کالی چادر شب کو دیتا ہے
وہ سب کی سُنتا ہے سب کو دیتا ہے



آواز دی تو رحمتِ سرکار رُک گئی
جو دِل پہ چل رہی تھی وہ تلوار رُک گئی

جاتا ہُوا وقار مِلا اُن کے نام پر
سر سے گِری تو ہاتھ پہ دستار رُک گئی

اِک دائرہ سا اُن کا مرے گرد کھینچ کر
میرے تصوّرات کی پرکار رُک گئی

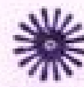
جب ذہن سب بلندیاں تسخیر کر چُکا
غارِ حرا پہ رفعتِ افکار رُک گئی

پابندِ روز وشب نہ تھی معراجِ مصطفیٰ
جب وہ چلے تو وقت کی رفتار رُک گئی

روضے کو دیکھتے ہی میں سکتے میں آگیا
یا پُتلیوں میں خواہشِ دیدار رُک گئی

مَیں ساحلِ حضور سے جب لَوٹنے لگا
ایسا لگا کہ زندگی اُس پار رُک گئی

عشقِ نبی نے مُجھ کو مظفرؔ بچا لیا
جو مُجھ میں گر رہی تھی وُہ دیوار رُک گئی



اس طرح تُو نے ہر انساں سے محبّت کی تھی
آدمیت نے ترے ہاتھ پہ بیعت کی تھی

وقت کے آخری لمحے بھی کھڑے تھے پیچھے
سحَر و شام کی جب تُو نے امامت کی تھی

پرورش پائی تھی تہذیب نے آنگن میں ترے
تیرے بچپن نے بھی اُستادیِ حکمت کی تھی

ہر پیمبر ترے سائے میں لپٹ کر آیا
تیری آواز نے تکمیلِ حقیقت کی تھی

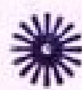
تیرے اک سانّس کی قیمت بھی کوئی کیا دے گا
تہی دستی میں بھی شاہوں کی کفالت کی تھی

دیکھ لیتا تھا پسِ پُشت بھی آگے کی طرح
تجھ کو خالق نے وہ بینائی ودیعت کی تھی

اُس کا اک رُخ ہی عطا کر مری بے صبری کو
تُو نے ہر حال میں جس طرح قناعت کی تھی

کوئی بھی آئنہ کیا اِس کے مقابل ٹھہرے
سادگی نے تری، آرائشِ اُمّت کی تھی

کاش اُسی طرح مظفّر تری تقلید کرے
جس طرح تیری صحابہ نے اطاعت کی تھی



اگرچہ ذکرِ خدا صبح و شام کرتا ہُوں
مگر حیات، محمدؐ کے نام کرتا ہُوں

درود بھیجتا ہُوں مَیں ہزار بار اُن پر
جو ایک بار سجود و قیام کرتا ہُوں

وہ عرشِ مصطفویؐ سے جھلک دِکھاتے ہیں
مَیں طُورِ ذات پہ اُن سے کلام کرتا ہُوں

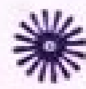
وہیں سے مُجھ پہ کرم اُن کا ہونے لگتا ہے
طلب کا اپنی جہاں اختتام کرتا ہُوں

زبانِ قلب پہ جاری درود رہتا ہے
کوئی بھی کام کروں یہ بھی کام کرتا ہوں

محاذِ نفس پہ سُنّت کی سربراہی میں
قسم خُدا کی ، بڑا قتلِ عام کرتا ہوں

خُدا کے بعد بڑا ہے کوئی تو بس وہ ہیں
مَیں اُن کا سب سے سوا احترام کرتا ہوں

براہِ راست منظفؔر حضور سُنتے ہیں
مَیں حلق سے نہیں دِل سے سلام کرتا ہوں



دِل پہ اُن کی نظر ہو گئی
مُجھ کو اپنی خبر ہو گئی

مَیں بھی مشتاقِ معراج تھا
اُن کی دہلیز پر ہو گئی

اوڑھ لیں اُن کی پرچھائیاں
روشنی کس قدر ہو گئی

رُک گئی ذہن میں اُن کی چاپ
منزلِ عشق، سر ہو گئی

ایک ہی لمحۂ قرب میں
عمر ساری بسر ہو گئی

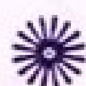
نام لیتی رہی آپ کا
بے خودی بھی ہُنر ہو گئی

وہ مِرے خواب میں آ گئے
میرے اندر سحَر ہو گئی

اس قدر وہ ہُوئے مہرباں
میری توبہ نڈر ہو گئی

مرتے دَم وہ رہے سامنے
مَوت بھی چارہ گر ہو گئی

بخش دے گا مظفرؔ خُدا
اُن کی رحمت اگر ہو گئی



اپنی رحمت کے سمندر میں اُتر جانے دے
بے ٹھکانہ ہُوں ازل سے، مجھے گھر جانے دے

تیری صُورت کی طرف دیکھ رہا ہُوں آقا
پُتلیوں کو اسی مرکز پہ ٹھہر جانے دے

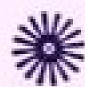
مَوت پر میری شہیدوں کو بھی رَشک آئے گا
اپنے قدموں سے لپٹ کر مجھے مر جانے دے

سُوئے بطحا لیے جاتی ہے ہوائے بطحا
بُوئے دُنیا، مجھے گمراہ نہ کر جانے دے

خواہشِ ذات بہت ساتھ دیا ہے تیرا
اب جدھر میرے محمدؐ ہیں اُدھر جانے دے

زندگی گنبدِ خضرا ہی تو منزل ہے مری
مُجھ کو ہریالیوں میں خاک بسر جانے دے

روک، رضواں نہ مظفرؔ کو درِ جنّت پر
یہ محمدؐ کا ہے منظورِ نظر، جانے دے



مَیں کیا کہوں کیا حضور تم ہو

وجودِ ارض و سما ہے تم سے

خُدا حقیقی خُدا ہے تم سے

چُھپے ہُوئے کا ظہور تم ہو

مَیں کیا کہوں کیا حضور تم ہو

ازل کا اعلان جب ہُوا تھا
جبھی تمھیں وصلِ رب ہُوا تھا
تمھارا اِسمِ گرامی سُن کر
زمانہ آدم نسب ہُوا تھا

تمھاری ایجاد ہے تیقّن
تمھارا شاگرد ہے تمدّن

تمام صُبحوں کا نُور تم ہو
مَیں کیا کہوں کیا حضور تم ہو

خُدا نے اس دل پہ بھی اُتارا
صحیفۂ آرزو تمھارا
تمھارے پَیروں سے گَرد اُڑ کر
بنی، مری صُبح کا ستارا

مری تمنّائے ہر عمل تم
مری دُعاؤں کا ماحصل تم

مری طلب کا غرور تم ہو
مَیں کیا کہوں کیا حضور تم ہو

تمھارے ذرّے نجوم آقا
تمھاری خلوت ہجوم آقا
مدینۂ علم ہی نہیں ہو
ہو کائناتِ علوم آقا

یقیں کی تحریک تم سے لی ہے
شعور کی بھیک تم سے لی ہے

متاعِ تحت الشعور تم ہو
مَیں کیا کہوں کیا حضور تم ہو

نہ بندگی پھر اچھوت ٹھہری
اذان، مرگِ سکوت ٹھہری
کِسی نے دیکھا نہ تھا خُدا کو
صدا تمھاری ثبوت ٹھہری

زمیں کے محسن فلک کے محسن
مُجھ ایسے عاصی تلک کے محسن

نہ دِل نہ آنکھوں سے دُور تم ہو
مَیں کیا کہوں کیا حضور تم ہو

ہوس مجھے جتنی بار کھینچے
تمھاری رحمت حصار کھینچے
خدا کو کتنا عزیز ہو گا
جسے محمدؐ کا پیار کھینچے

تمھارے دریا سے چل کے لہریں
مری حدِ تشنگی میں ٹھہریں

مرا جہانِ سُرور تم ہو
مَیں کیا کہوں کیا حضور تم ہو

مَیں جب سے مدحت سرا ہُوا ہُوں
جبھی سے سارا ہرا ہُوا ہُوں
مگر یہ لگتا ہے اب بھی مُجھ کو
کہ لغزشوں سے بھرا ہُوا ہُوں

ضیائے اعمال کتنی کم ہے
خُدا کا پھر بھی بڑا کرم ہے

کرم کے پیچھے ضرور تم ہو
مَیں کیا کہوں کیا حضور تم ہو

حمد

بولتا مَیں ہُوں ، حقیقت نظر آئے اُس کی
پسِ ہر آئینہ صُورت نظر آئے اُس کی

ہر سحر ہوتی ہے اُس کی ہی اجازت سے طلوع
لمحے لمحے میں صداقت نظر آئے اُس کی

ذہنِ انساں کی رسائی سے بہت بالا ہے
نارسائی میں بھی حکمت نظر آئے اُس کی

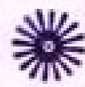
ایک ہو کر بھی وہ موجود ہر اک رنگ میں ہے
یعنی کثرت میں بھی وحدت نظر آئے اُس کی

غور کیجے تو نکل آتے ہیں مطلب کتنے
ذرّہ ذرّہ مجھے آیت نظر آئے اُس کی

ہر بُرائی پہ ملامت کرے انساں کا ضمیر
دلِ مجرم بھی عدالت نظر آئے اُس کی

ہم خریدارِ زمیں اور وُہ زمیں کا خالق
حاکموں پر بھی حکومت نظر آئے اُس کی

مَیں ہُوں زندہ تو مظفّرؔ یہ کرم ہے اُس کا
میری ہر سانس میں قدرت نظر آئے اُس کی



زندگی کے راستوں سے یوں گزر اُن کا ہُوا
جان کا دشمن بھی اُن کو دیکھ کر اُن کا ہُوا

اُن کی تشریف آوری اُن کی گواہی بن گئی
تیرگی کفّار کی نُورِ سحر اُن کا ہُوا

پُوری تاریخِ جہاں کی روشنی اُتنی نہیں
لمحے لمحے میں اُجالا جس قدر اُن کا ہُوا

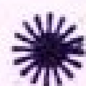
اُن کے قدموں نے دکھائے راستے افلاک کے
ہوگیا اللہ اُس کا، جو بشر اُن کا ہُوا

زندگی کیا ، زندگی کے بعد تک کے واسطے
اُن کا ہو کر رہ گیا جو لمحہ بھر اُن کا ہُوا

زندگی اُس کی ہَواؤں میں دِیے لے کر چلی
جو بڑھا اُن کی طرف، جو ہمسفر اُن کا ہُوا

اصل میں عمرِ وجود اُن کی تھی اُتنی ہی طویل
زندگی کا دَور جتنا مختصر اُن کا ہُوا

جب مظفؔر بانٹنا چاہا مجھے تقدیر نے
آنکھ دُنیا نے جھپٹ لی ، دِل مگر اُن کا ہُوا



خُدا سے کب خدائی چاہتا ہُوں
محمدؐ تک رسائی چاہتا ہُوں

خُدا شاہد ہے، روزِ ابتدا سے
مَیں اُن کو انتہائی چاہتا ہُوں

مجھے تسخیر کرنے ہیں زمانے
حصارِ مصطفائی چاہتا ہُوں

بٹھا دو مسندِ پائے نبی پر
مَیں قُربِ کبریائی چاہتا ہُوں

مری آنکھوں میں بھر دو رنگ اُن کے
قلم میں رُوشنائی چاہتا ہُوں

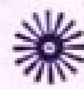
اسیرِ مصطفےٰ کہہ کر پکارو !
کہ ہر غم سے رہائی چاہتا ہُوں

رہیں ہمراہ وہ سارے سفر میں
بس اِتنی رہ نمائی چاہتا ہُوں

شہنشاہوں میں مجھ کو بیٹھنا ہے
مُحمّدؐ کی گدائی چاہتا ہُوں

یہ تعلیمِ مُحمّدؐ کا اثر ہے
حریفوں کی بھلائی چاہتا ہُوں

سُنیں نعتیں مظفّرؔ کاش آقا
صلوٰۃِ خوش نوائی چاہتا ہُوں



فلک سے اُونچا مقام میرا ہو یا محمدؐ
تمھارے قدموں تلے بسیرا ہو یا محمدؐ

تمھاری پرچھائیوں سے مَیں بھی لپٹ کے دیکھوں
طلوع مُجھ سے بھی اِک سویرا ہو یا محمدؐ

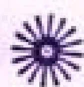
تمھاری آواز جذب کر لوں سماعتوں میں
تمھاری خوشبو مرا پھریرا ہو یا محمدؐ

زمانۂ ہوش سے یہ آنکھیں بھی منتظر ہیں
کبھی تمھارا ادھر بھی پھیرا ہو یا محمدؐ

نہ ہو مرے نامۂ عمل پہ کوئی سیاہی
نہ میرے اندر کبھی اندھیرا ہو یا محمدؐ

وہ توڑ ڈالے نہ کیوں حصارِ وجود اپنا
تمھاری باہنوں نے جس کو گھیرا ہو یا محمدؐ

خُدا کرے حشر تک مُظفرؔ کی قبر میں بھی
تمھارے رحم و کرم کا ڈیرا ہو یا محمدؐ



جہاں بھی ہو، وہیں سے دو صدا، سرکار سُنتے ہیں
سرِ آئینہ سُنتے ہیں پسِ دیوار سُنتے ہیں

مرا ہر سانس اُن کی آہٹوں کے ساتھ چلتا ہے
مِرے دل کے دھڑکنے کی بھی وہ رفتار سُنتے ہیں

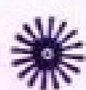
کھڑے رہتے ہیں اہلِ تخت بھی دہلیز پر اُن کی
فقیروں کی صدائیں بھی شہِ ابرار سُنتے ہیں

گنہگارو درودِ والہانہ بھیج کر دیکھو
وہ اپنے اُمّتی کا نغمۂ کردار سُنتے ہیں

وہ یُوں مِلتے ہیں جیسے زندگی میں کوئی مِلتا ہے
وہ سُنتے ہیں ہر اِک کی، اور سرِ دربار سُنتے ہیں

مَیں صدقے جاؤں اُن کی رَحمۃٌ لّلعالمِیْن کے
پکارو چاہے کِتنی بار، وہ ہر بار سُنتے ہیں

مُظفّرؔ جب کِسی محفل میں اُن کی نعت پڑھتا ہُوں
مرا ایمان ہے وہ بھی مرے اشعار سُنتے ہیں



اُن کا نقشِ قدم چاہیے
روشنی کا علَم چاہیے

مِل تو جائے گا عشقِ رسُولؐ
کاسۂ چشمِ نَم چاہیے

آئنوں کی ضرورت نہیں
عکسِ خَیرالامم چاہیے

مُجھ سے لے لو مری ہر خوشی
بس محُمّدؐ کا غم چاہیے

آخری سانس لوں اُن کے پاس
زندگی مرتے دَم چاہیے

سَیر کرنی ہے افلاک کی
سر زمینِ حرم چاہیے

ہو بھی جا دِل فنا فی الرسُولؐ
ہستیِ بے عدم چاہیے

ہو ہی جائے گا راضی خُدا
مصطفٰےؐ کا کرم چاہیے

جس سے نعتیں لِکھوں عرش پر
وہ منظّرؔ قلم چاہیے

حمد و نعت

مجھے بھی یا رب قبول کرنا

میں خاکِ پائے محمدؐ ہی ہوں

امامِ عالم کا مقتدی ہوں

مجھے فنا فی الرّسولؐ کرنا

مجھے بھی یا رب قبول کرنا

وہ سبز گنبد میں رہنے والا
مکانِ بے حد میں رہنے والا
حصار کونین ذات جس کی
مَیں اُس محمدؐ میں رہنے والا

پناہ دے اُس کی بے پناہی
مجھے قیامت میں بھی الٰہی

اُسی کے ہاتھوں وصول کرنا
مجھے بھی یا رب قبول کرنا

بِنا تصوّر، نظر سے گزرے
بغیر آہٹ کے، دِل میں اُترے
مَیں اس کے دریا میں ڈوب جاؤں
تو مجھ کو گہرائی لے کے اُبھرے

دیا محبّت کو طُول جس نے
کِھلائے ہیں مجھ میں پھُول جس نے

اُسی کے رستے کی دُھول کرنا
مجھے بھی یا رب قبول کرنا

لگائے زلفوں میں چاند ڈیرے
سیاہ کملی تلے سویرے
چمکنے والی ہر ایک شے سے
زیادہ روشن حضور میرے

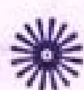
حضور پر ہے نگاہ میری
بہشت کو جائے راہ میری

کرم کا مجھ پر نزول کرنا
مجھے بھی یا رب قبول کرنا

مِرا ہر اِک سانس اُس کا قاری
وہ کِشتِ جاں کی ہے فصل ساری
وہ نورِ پیکر رقم ہے دِل پر
لہُو میں گرداں لبوں پہ جاری

مجھے بھی پیارا ہے زندگی سے
مَیں مر نہ جاؤں کہیں خوشی سے

بغیر غم کے ملُول کرنا
مجھے بھی یا رب قبول کرنا



ہر ذرّۂ وجود سے اُن کو پُکار کے
صحراؤں میں بھی گیت سُنے آبشار کے

مُجھ کو انھوں نے اپنی پناہوں میں کیا لیا
قبضے سے ہی نکل گیا اپنے مدار کے

مَیں لمحہ لمحہ خرچ کروں اُن سے پُوچھ کر
مالک ہیں اب وہی مرے لَیل و نہار کے

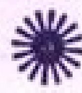
آؤ چلو حضور کے دربار میں چلیں
میلے لگے ہیں رحمتِ پروردگار کے

یہ کس کے راستوں کی جمی دُھول جسم پر
موسم ٹھہر گئے مِرے اندر بہار کے

آنکھوں پہ ہاتھ کس کے تصوّر نے رکھ دیا
منظر دکھائی دینے لگے آر پار کے

ہر روشنی کو مَیں نے مُرید اپنا کر لیا
سینے میں اِک شعاعِ محمدؐ اُتار کے

عشقِ رسُول کا یہ مظفّر کمال ہے
دونوں جہان جیت لیے خود کو ہار کے



کونین کے ہاتھوں میں محمدؐ کے عَلَم ہیں
پہنچے نہ جہاں ذہن وہاں اُن کے قدم ہیں

صدیاں ہی نہیں عہدِ رسالت کی کنیزیں
آفاق بھی سب حاشیہ بردارِ حرم ہیں

قرآن کا پڑھنا بھی زیارت ہے نبی کی
اوصاف ہیں تحریر یہ خد و خال رقم ہیں

تاریکیِ پیہم ہو تو وہ صُبح کا تارا
سُوکھا ہُوا موسم ہو تو وہ ابرِ کرم ہیں

مَیں اُن میں فنا ہو کے اُنھیں دیکھ رہا ہُوں
وہ زندہ سلامت پسِ دیوارِ عدم ہیں

اندر بھی مرے دفترِ سرکار کھُلا ہے
اس عرش کی تحویل میں بھی لوح و قلم ہیں

کتنا ہی مَیں تقسیم ہُوں، حاصل وہی میرا
کتنی بھی خطائیں ہوں عنایات سے کم ہیں

آنکھیں بھی اُنھیں دیکھتی رہتی ہیں مظفّرؔ
سانسیں بھی اُنھی قدموں کی آواز میں ضم ہیں



خُدا ایک ہے مصطفٰے ایک ہے
نبی اور خُدا کی رضا ایک ہے

عدم بھی محمّدؐ کا عینِ وجود
حطیمِ فنا و بقا ایک ہے

چلو عرش و طیبہ کی جانب چلیں
مقامات دو ، راستہ ایک ہے

پڑھو ، تو محمّدؐ بھی قُرآن ہیں
کہ مفہومِ حرف و ادا ایک ہے

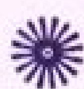
اندھیروں کی ہیں کتنی ہی بولیاں
طلوعِ سحر کی نوا ایک ہے

ادھر اعتکاف اور ادھر انکشاف
فضائے حرا و صفا ایک ہے

مدینہ بھی جنّت ہے میرے لیے
کہ دونوں کی آب و ہوا ایک ہے

ضرور اُن کے ہاتھوں میں ہے میری ڈور
مری اُنگلیوں میں سرا ایک ہے

مظفرؔ محمّدؐ محمّدؐ کروں
مرا فن مرا مُدّعا ایک ہے



مَیں کیسے مان لوں ، دِل میرا دُور آپ سے ہے
مرا تو ربط ، رہا ہی حضور آپ سے ہے

مرے وجود میں لاکھوں چراغ جلتے ہیں
یہ روشنی یہ اُجالا یہ نُور آپ سے ہے

ہر ایک فکر سے ادراک کی مہک آئے
شعور آفریں ، تحت الشعور آپ سے ہے

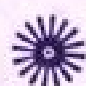
کبوتروں کی طرح اُڑتے ہیں درود و سلام
درختِ جاں پہ ہجومِ طیور آپ سے ہے

تصوّر آپ کا ، دیدارِ حق کرائے مجھے
نشیبِ عشق مرا کوہِ طُور آپ سے ہے

یہی ثبوتِ حیاتِ پسِ فنا ہے بہت
کہ ساری زندگیوں کا ظہور آپ سے ہے

لکھا تھا آپ ہی کا نام ازل کے ماتھے پر
مسلّمہ ہے تو یومِ نشور آپ سے ہے

بہت اثر ہے ابوبکرؓ کا مظفّر پر
کچھ ایسی اس کو بھی نسبت ضرور آپ سے ہے



نبی کی غلامی بڑی بات ہے
یہ عشقِ دوامی بڑی بات ہے

ہمارے لیے آپ کی اِک نظر
حضورِ گرامی بڑی بات ہے

محمدؐ کے ہاتھوں جو کوثر مِلے
تو اے تشنہ کامی بڑی بات ہے

درودوں بھرے میرے ہر سانس کی
جو لیں وہ سلامی، بڑی بات ہے

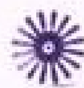
رہے ثبت میرے لبوں پر اگر
ترا نامِ نامی ، بڑی بات ہے

اگر میری آنکھوں کے آنگن میں وہ
کریں خوش خرامی ، بڑی بات ہے

دِلے ہر مہاجر کو سرکار نے
حقوقِ مقامی ، بڑی بات ہے

قبول اُن کے دربار میں ہو اگر
مری خوش کلامی ، بڑی بات ہے

بہ پیرایۂ نعت ، اس دَور کا
مظفرؔ ہے جامی ، بڑی بات ہے



شاہِ کونین ، خیرُالامم
میرے آقا مِرے محترم
آپ کی رحمتوں کی قسم
آپ کا ہے کرم ہی کرم

آپ دیباچۂ دوجہاں
داستاں ، سُرخیِ داستاں
آپ ہی رونق افروز ہیں
عبد و معبود کے درمیاں

آپ کی تربیت نے کیا
حق کے آگے جبینوں کو خم
آپ کا ہے کرم ہی کرم

کتنا پیارا ہے نام آپ کا
کتنا اونچا مقام آپ کا
آدمیّت، مرید آپ کی
اور تمدّن غلام آپ کا

لمحے لمحے کے ہاتھوں میں ہیں
آپ کی عظمتوں کے علَم
آپ کا ہے کرم ہی کرم

آپ تشریف جب لائے تھے
عدل، چاہت، ادب لائے تھے
آپ کی چاپ تھی عرش پر
خاک پر نُورِ رب لائے تھے

جہل کو رہ نما کر دیا
بُت کدے کو بنایا حرم
آپ کا ہے کرم ہی کرم

جب سے یہ آپ کی ہو گئی
زندگی ، زندگی ہو گئی
دِل سے آنے لگیں خوشبوئیں
ذہن میں روشنی ہو گئی

میری آنکھوں میں آراستہ
آپ ہی کے نشانِ قدم
آپ کا ہے کرم ہی کرم

ذکر جب آئے ہے آپ کا
درد تڑپائے ہے آپ کا
داغ ہی داغ اُس دِل پہ ہیں
وہ جو کہلائے ہے آپ کا

اپنے شاعر مظفّر کا بھی
آپ رکھتے ہیں کتنا بھرم
آپ کا ہے کرم ہی کرم

حمد

تیرا بندہ تری توصیف و ثنا کرتا ہے
میرا ہر سانس ترا شُکر ادا کرتا ہے

تیرے آگے مری جُھکتی ہوئی پیشانی سے
میری ہر صُبح کا آغاز ہُوا کرتا ہے

رحمتیں دیتی ہیں آواز گُنہ گاروں کو
یہ کرشمہ بھی ترا عفو کیا کرتا ہے

رزق پہنچاتا ہے پتّھر میں چھُپے کیڑے کو
تُو ہی سُوکھی ہوئی شاخوں کو ہرا کرتا ہے

زندگی پر کبھی اتراؤں نہ مرنے سے ڈروں
تُو ہی پیدا بھی کرے تُو ہی فنا کرتا ہے

تیرے الطاف کسی کے لیے مخصوص نہیں
تُو ہر اک چاہنے والے کی سُنا کرتا ہے

خیر مقدم کیا کرتی ہیں اُسی کا راہیں
تیرے کہنے کے مطابق جو چلا کرتا ہے

ہر کوئی تو تری جانب نہیں راغب ہوتا
تُو جسے چاہے یہ توفیق عطا کرتا ہے

گیت گاتی ہیں بہاریں تری خلّاقی کے
سینۂ سنگ سے جب پھُول کھِلا کرتا ہے

بڑا ناداں ہے تجھے دُور سمجھنے والا
تُو رگِ جاں سے بھی نزدیک رہا کرتا ہے



مَیں ہُوں اُمّید وارِ شہِ دو جہاں
سبز گُنبد مِرا انتخابی نشاں

کُوچۂ مصطفےٰ سے جو آئی ہَوا
کُھل گئیں حُجرۂ ذہن کی کھڑکیاں

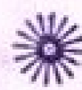
میرے اشعار ہیں یا بلالِ سخن
دے رہا ہے فصیلِ حرم سے اذاں

آپ کی ذات اظہارِ حقّ و یقیں
آپ کی بات اعلانِ امن و اماں

لمحہ لمحہ اطاعت کرے آپ کی
آپ کی آہٹیں کارواں کارواں

آپ پیاسے کو دریا عنایت کریں
آپ کی رحمتیں بیکراں بیکراں

چاند سُورج سمجھتی ہے دُنیا جسے
آپ ہی کی مظفرؔ ہیں پرچھائیاں



خُدا کی بات بات اپنی زبانی کرنے آئے تھے
محمدؐ اپنے رب کی ترجمانی کرنے آئے تھے

اُنھیں روحوں کو، ذہنوں کو، دلوں کو فتح کرنا تھا
وہ پتّھر جیسے انسانوں کو پانی کرنے آئے تھے

اُنہی کی دی ہُوئی نظروں سے ہم نے حق کو پہچانا
ہماری کالکوں پر ضوفشانی کرنے آئے تھے

نہ آئے ہم کو اپنی ذات سے بھی دوستی کرنی
وہ اپنے دشمنوں پر مہربانی کرنے آئے تھے

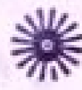
فنا کے بعد بھی ہم کو حیاتِ نو کا مژدہ ہے
ہماری عاقبت کتنی سہانی کرنے آئے تھے

شرف حاصل ہُوا اُن کو خُدا کی میزبانی کا
زمیں کا رنگ بھی وہ آسمانی کرنے آئے تھے

نہ تھی محدود اپنے عہد تک پیغمبری اُنکی
ازل سے تا ابد وہ حکمرانی کرنے آئے تھے

تمنّائے شہادت بھی رچا دی خُونِ اُمّت میں
اجل کو بھی شریکِ زندگانی کرنے آئے تھے

مجسّم اک نمونہ بن کے اخلاق و محبّت کا
مظفّرؔ کو فنا فی النعت خوانی کرنے آئے تھے



اے زمینِ عرب، آسمانِ ادب، تجھ پہ بنیادِ تہذیب رکھی گئی
تیرے دِل پر رقم، ہیں وہ نقشِ قدم، جن سے کونین میں روشنی کی گئی

مَیں بھی تیری فضاؤں کو اوڑھے پھرا، میرے اندر بھی ہے ایک غارِ حرا
جب محمدؐ کی دہلیز پر جا گرا، میرے آگے سے دُنیا ہٹا لی گئی

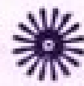
کیا حسیں تھی وہ مُڑتی ہوئی رہگزر، تیرگی میں کیا روشنی کا سفر
مُجھ گنہگار پر، جب اُٹھی وہ نظر، میرے سینے میں پیوست ہوتی گئی

ریت کی پائلیں باندھ کر پاؤں میں، رقص کرتا پھرا تیرے صحراؤں میں
شہر میں گاؤں میں دُھوپ میں چھاؤں میں، عمر کی ساری نقدی لُٹا دی گئی

پہلے اُن کی محبت کا سایا مِلا ، پھر مجھے اُن کی رحمت کا چشمہ مِلا
اُن کی راہوں سے پھر اِس قدر جا مِلا، اُن کو دیکھا، نظر جس طرف بھی گئی

مَیں جو عشقِ نبی میں فنا ہو گیا، میرا ہر سانس حرفِ ثنا ہو گیا
بے طلب ہو گیا بے اَنا ہو گیا، عاجزی آ گئی بے قراری گئی

جب محمدؐ کا مُجھ کو پتہ لگ گیا، مُجھ میں صُبحوں کا انبوہ سا لگ گیا
جتنا جی بھر کے دیکھا مظفرؔ انہیں، پیاس آنکھوں کی اتنی بھڑکتی گئی



میری ہر سانس چمکتی ہے اُجالے سے ترے
چاند ہی چاند مجھے مل گئے ہالے سے ترے

میرا اپنا کوئی چہرہ ہے نہ آنکھیں نہ وجود
اب تو پہچانتے ہیں لوگ، حوالے سے ترے

جو محبّت مجھے تجھ سے ہے، وُہ کتنی ہو گی
ٹوٹ کر پیار کروں چاہنے والے سے ترے

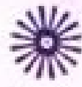
تیری تعریف کا اسلوب کہاں سے لاؤں
سارے انداز، انوکھے سے نرالے سے ترے

حشر تک کے لیے کر جائے گی سیراب مجھے
اگر اِک گھونٹ بھی مل جائے پیالے سے ترے

اِس طرف بھی ہو نگاہِ متوازن، آقا
گرتے افلاک سنبھل جائیں سنبھالے سے ترے

گھول دے میری سماعت میں بھی آہٹ اپنی
ایک بھٹکا ہُوا غازی ہُوں رسالے سے ترے

یہ بھی اِک پھُول ہے سادہ سا، ترے صحرا کا
رنگ مل جائے مظفّؔر کو بھی لالے سے ترے



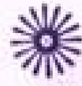
جو عرش کا چراغ تھا میں اُس قدم کی دُھول ہُوں
گواہ رہنا زندگی میں عاشقِ رسُول ہُوں

مری شگفتگی پہ پت جھڑوں کا کچُھ اثر نہ ہو
کِھلا ہی جو ہے مصطفیٰ کے نام پر وُہ پھُول ہُوں

مری دُعاؤں کا ہے رابطہ درِ حضور سے
اسی لیے خُدا کی بارگاہ میں قبول ہُوں

بڑھا دیا ہے حاضری نے اور شوقِ حاضری
مسرّتیں سمیٹ کر بھی کس قدر ملُول ہُوں

مظفّرؔ آخرت میں بخشوائیں گے وہی مجھے
کہ سر سے پاؤں تک قصور ہُوں خطا ہُوں بھُول ہُوں



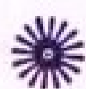
خُدا کرے یوں بھی ہو کہ اب فکرِ دانہ و دام ہو نہ کوئی
ثنائے سرکارِ دو جہاں کے سوا مجھے کام ہو نہ کوئی

اُتر کے اُس پار، ڈُوب جاؤں میں خود میں خود کو نظر نہ آؤں
ہر آدمی جانتا ہو مُجھ کو، مگر مِرا نام ہو نہ کوئی

سماں ہو ہر وقت میرے گھر کا طلوع ہوتی ہوئی سحر کا
مَیں جس کے سائے کی سلطنت میں رہوں وہاں شام ہو نہ کوئی

یہی دُعا ہے مری خُدا سے، محمّد مصطفیٰؐ کے صدقے
مرے وطن، میری سرزمیں پر، حریفِ اِسلام ہو نہ کوئی

سدا جو اوڑھے پھرے مظفرؔ تصوّرِ مصطفیٰؐ کی چادر
اُسی میں میّت لپیٹ دینا بس اور احرام ہو نہ کوئی



نبی کا پیار سمندر

سمندر میرے اندر

ڈوب گیا من

پار لگا میرا جیون

آقا کا

مَولا کا

بڑا احسان ہے مجُھ پر

میری خبر بھی رکھتے ــــ کونین والا

گرنے لگوں تو مُجھ کو ــــ دے وہ سنبھالا

مُجھ کو پکاریں

پت جھڑ میں اُس کی بہاریں

بن میں کِھلوں

اوڑھے پھروں

مَیں اُس کے پیار کی چادر

ڈوری بندھی ہے موری ــــ ایسے نبی سے

جنّت کو جائے رستہ ــــ جس کی گلی سے

دن رات میرے

لگتے ہیں اُس در کے پھیرے

خواب مرے

دیکھیں اُسے

تو جاگے میرا مقدّر

رحمت وہ اپنی، میرے ــــ سنگ لگائے

پہنائے اپنی خوشبو ــــ رنگ لگائے

جانِ دوعالم

جب مہرباں ہے تو کیا غم

روزِ جزا

بخشے گا

خُدا بھی مُجھ کو مظفرؔ

حمد

سب کچھ ترے اشارے پر ہو سکتا ہے
طوفاں زدہ ، کنارے پر ہو سکتا ہے

چاند اُتر سکتا ہے کُٹیاؤں میں بھی
مٹّی کا حق تارے پر ہو سکتا ہے

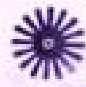
چمنستاں بن سکتی ہے جنگل کی آگ
کِھلتا پھُول ، شرارے پر ہو سکتا ہے

گِر سکتے ہیں ٹُوٹ کے دھرتی پر افلاک
ذرّۂ خاک ، منارے پر ہو سکتا ہے

جنّ و ملائک بھی ہیں یہاں تو انساں بھی
اور کسی سیّارے پر ہو سکتا ہے

تیرا رحم امیروں ہی کے لیے نہیں
بیکس پر بیچارے پر ہو سکتا ہے

بربادی میں ہو سکتی ہیں بہتریاں
نفع و سُود خسارے پر ہو سکتا ہے



اپنے محبوب کے، عشق میں ڈوب کے، مَیں کمالات ادراک دیکھا کروں
اِس جہاں سے سفر، کر گئے وہ مگر، اُن کو زندہ تہِ خاک دیکھا کروں

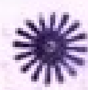
نقشِ کونین میں رنگ اُنھوں نے بھرے، اُن کا سایہ فصیلِ عدم سے پرے
اُن کی آہٹ کے دریا میں بہتے ہُوئے، وقت کے برگ و خاشاک دیکھا کروں

اُن کی معراج اِنساں کی معراج تھی، اُن کے ماتھے کی ہر اِک شکن تاج تھی،
اُن کی دہلیز پر، رکھ دیا جس نے سر، اُس کے قدموں میں افلاک دیکھا کروں

ذہن جب اُن کی یادیں پرونے لگے، آنسوؤں میں تصوّر بھگونے لگے
رُوح میں اِک چراغاں سا ہونے لگے، تن پہ خوشبو کی پوشاک دیکھا کروں

ایسا آئینہ ہوں عشقِ سرکار کا، اس طرف جس میں منظر ہے اُس پار کا
دیکھنا چاہوں جب، عکسِ شاہِ عرب، اپنے ہی زخم کے چاک دیکھا کروں

فکرِ بخشش نہیں ہے مظفرؔ مجھے، بخش دے گا خُدا روزِ محشر مجھے
بس یہ ڈھونڈا ہے حل، مَیں غریبِ عمل، سُوئے سُلطان لولاک دیکھا کروں



دیارِ شب کے لیے قریۂ سحر کے لیے
نشانِ پا ترے ہر ایک رہ گزر کے لیے

درود پڑھ کے پہنچ جاؤں تیرے روضے پر
سواریوں کی ضرورت نہیں سفر کے لیے

تلاشِ حُسن میں کیونکر اِدھر اُدھر بھٹکوں
ترا خیال بہت ہے مری نظر کے لیے

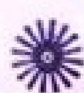
محبّت اپنی جب اس دِل کو بخش دی تُو نے
تو ذہن کیوں ہو پریشان مال و زر کے لیے

ہو ناز تیری غلامی پہ جس قدر، کم ہے
کہ اس سے بڑھ کے نہیں کوئی تاج سر کے لیے

اگر خُدا کو بھی میَں تیرا واسطہ دے دوں
کبھی بھٹک نہیں سکتی دُعا اثر کے لیے

بندھی ہیں جن کی گرہ میں حضوریاں تیری
وُہ دن سنبھال کے رکھتے ہیں عُمر بھر کے لیے

اسی بہانے مظفرؔ کو تُو نصیب ہُوا
کہ آہٹیں تری درکار تھیں گجر کے لیے



میرے اندر فروزاں حضورؐ
مَیں اندھیرا، چراغاں حضورؐ

سوچیے تو نری روشنی
دیکھیے تو ہیں انساں حضورؐ

رُوحِ قرآں ہے ذاتِ خُدا
اور تجسیمِ قُرآں حضورؐ

ہُوں شریعت کا قائل مگر
میرا دیں میرا ایماں حضورؐ

ہوتا رہتا ہُوں ممنون، مَیں
کرتے رہتے ہیں احساں حضورؐ

میرے آنسُو بہت قیمتی
میری آنکھوں کے مہماں حضورؐ

آپ کے دَم سے آباد ہُوں
آپ ہیں رونقِ جاں حضورؐ

آپ پر آپ کی آل پر
مَیں نچھاور مَیں قُرباں حضورؐ

کیوں نہ ہر کوئی مُجھ کو پڑھے
آپ ہیں میرا عُنواں حضور

سہل، دُنیا، مظفّرؔ پہ کی
آخرت بھی ہو آساں حضورؐ



عیدِ ولادِ مصطفےٰ سارے منانے آئے ہیں
آئندہ صدیاں آئی ہیں گزرے زمانے آئے ہیں

دیکھو محمدؐ کی طرف، ہے کس قدر عزّو شرف
تازہ ہوائیں بانٹنے موسم پُرانے آئے ہیں

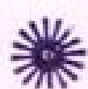
چاہو اگر اپنی بقا، لے لو شعورِ ارتقا
عہدِ رسولؐ اللہ کے منظر سہانے آئے ہیں

آنسو جب اُن کے نام پر نکلے تو چمکے بام پر
جھونکے بھی اُن کی یاد کے شمعیں جلانے آئے ہیں

عشقِ محمدؐ کیا ہُوا، قطرے سے مَیں دریا ہُوا
میری غریبی کی طرف، چل کر خزانے آئے ہیں

کاش اِن کھُلی آنکھوں سے بھی کرلوں زیارت آپکی
خوابوں میں بھی آئے اگر، قسمت جگانے آئے ہیں

ٹھہرا مظفرؔ مَیں اگر، تو صرف اُس دہلیز پہ
آنے کو یُوں تو راہ میں کتنے ٹھکانے آئے ہیں



سرورِ دو جہاں | تاجدارِ شہاں
رحمتِ بیکراں | جنّتِ عاصیاں
باعثِ زندگی | مقصدِ کُن فکاں
عدل کی روشنی | پیار کا کارواں
میرِ انسانیت | پیرِ محنت کشاں
قبلۂ بے جہت | منزلِ عاشقاں
بُرجِ محمُود کے | شاھد و رازداں
عبد و معبود کے | درمیاں درمیاں
آپ کی رہ گزر | کہکشاں کہکشاں
سایہ بھی صُبح گر | آہٹیں بھی اذاں

نقشِ پا کی مُرید | سرحدِ لا مکاں
بے کسوں کی اُمید | بے نوا کی زباں
ثبت کردار پر | اَن گنت خوبیاں
مُجھ گنہگار پر | مستقل مہرباں

میرے پیارے حضورؐ | شانِ ربِّ غفور
زندگی کا سُرور | غمگسارِ نشور
ربِّ مسجود کا | ایک چوتھائی نُور
یعنی معبود کا | بندگی میں ظہور
آپ کو دیکھ کر | سنگدل چکنا چُور
آپ کے حُسن پر | آئنوں کو غرور
فقر، جانِ غنا | انکساری، غیور
خاکِ پا آئنہ | آئنہ، برقِ طُور
خوانِ خیرُ البشر | جَو کی روٹی، کھجور
اُن کے قاری شجر | اُن کے ذاکر، طیور
شہرِ علم و یقیں | بحرِ عقل و شعور
اُتنا دِل کے قریں | جتنا آنکھوں سے دُور

وہ سراپا کرم ‏ مَیں مجسّم، قصور
حشر کا کیوں ہو غم ‏ ہو گی بخشش ضرور

بے مثال و مثیل ‏ عکسِ ربِّ جلیل
عاقلوں کے عقیل ‏ عادلوں کے عدیل
فصحاء کے فصیح ‏ وکلاء کے وکیل
جستجوئے مسیحؑ ‏ آرزوئے خلیل
وارثِ حرف و صَوت ‏ والیِ قال و قیل
زندگی جیسی مَوت ‏ وقت جیسا رحیل
تندرست اُن کا دیں ‏ سب مذاہب علیل
حق کے وہ ہم نشیں ‏ اُن کا دعویٰ دلیل
اُن کا مٹّی کا گھر ‏ روشنی کی فصیل
اُن کا سِن مختصر ‏ اُن کے سجدے طویل
اُن کے تلوے مَلے ‏ عارضِ جبرئیل
اُن کے قدموں تلے ‏ حشر کا سنگِ میل
جنگلوں میں بنیں ‏ اُنگلیاں بھی سبیل
صِرف میرے نہیں ‏ کُل جہاں کے کفیل

نعتیہ ترانہ

حیَّ علیٰ خَیرِ العَمَل

آنکھیں بچھا پیروں تلے

جن پر مرے آقا چلے

چل تُو بھی اُن راہوں پہ چل

حیَّ علیٰ خَیرِ العمل

اپنی طرف تکتا نہیں
تُجھ سا کوئی یکتا نہیں
جھونکا کسی طوفان کا
تُجھ کو بجُھا سکتا نہیں

کر بیعتِ عشق و وفا
بن جا چراغِ مصطفےٰ

سینے میں جل ہاتھوں پہ جل
حیَّ علیٰ خیرِ العمل

جب فرض تُجھ کو یاد ہے
پھر تجھ پہ کیوں افتاد ہے
شاگردیِ دُنیا نہ کر
تُو وقت کا اُستاد ہے

دِل، سرورِ دیں سے لگا
آنکھیں نہیں قسمت جگا

چہرہ نہیں، شیشہ بدل
حیَّ علیٰ خیرِ العمل

سارے صنم مسمار کر
خیرُ البشرؐ سے پیار کر
رکھ کر نبی کو سامنے
آرائشِ کردار کر

اپنائے گی رحمت تجھے
مل جائے گی جنّت تجھے

اپنے عذابوں سے نکل
حیَّ علیٰ خیرِ العمل

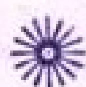
کیوں سرد ہے تیرا لہُو
مایوس کیوں اتنا ہے تُو
قُرآن کی آواز میں
سُن نغمۂ لاتقنطو

تُجھ میں تو اُس کی باس ہے
جس جانِ حق کے پاس ہے

تیری ہر اِک مُشکل کا حل
حیّ علیٰ خیرِ العمل

سینے میں وہ شمعیں ڈھلیں
جو قبر کے اندر جلیں
سِکّے وہ اپنے پاس رکھ
جو آخرت میں بھی چلیں

اندر سے بھی ہو جا ہرا
کِھلنے سے پہلے مُسکرا
گِرنے سے پہلے ہی سنبھل
حیّ علیٰ خیرِ العمل



لگا اُن کا میلہ خیالات میں
خیالات ضم ہو گئے ذات میں

مَیں اُن کے تصوّر میں روتا رہا
نکلتی رہی دُھوپ برسات میں

خُدا کو محمدؐ ہیں سب سے عزیز
محمدؐ کا دامن مرے ہات میں

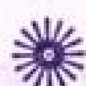
مَیں ہُوں خاک روبِ درِ مصطفےٰ
مری جھونپڑی ہے محلّات میں

رہیں پیش پیش آپ کی رحمتیں
ثنا میں دُعا میں مناجات میں

وہ ہر شعبۂ زندگی پر محیط
وہ منبر پہ سجدوں میں غزوات میں

محمدؐ کا ہر سانس محفوظ ہے
بخاری موطّا و مشکوٰۃ میں

ٹھکانہ مظفرؔ مری رُوح کا
مدینے میں مکّے میں عرفات میں



مرکزِ عدل و محبّت آپ ہیں
ہر زمانے کی ضرورت آپ ہیں

بعد از حمد و ثنائے ذوالجلال
لائقِ کُل مدح و مدحت آپ ہیں

یہ جہاں قدرت کا ہے اِک آئینہ
آئنے کا حُسنِ صورت آپ ہیں

وقت کے لب پر قصیدہ آپ کا
حرفِ کُن کی مقصدیّت آپ ہیں

آپ محرابِ ازل میں جلوہ گر
صاحبِ ختمِ نبوّت آپ ہیں

جو چلی تھی حضرت ابراہیمؑ سے
دینِ حق کی وہ روایت آپ ہیں

آئے دُنیا میں ہزاروں انبیا
لائے جو ختمی شریعت آپ ہیں

سب مظاہر مجلسی ہیں آپ کے
صدرِ ایوانِ حقیقت آپ ہیں

آپ ہیں اللہ کے عینی گواہ
اعتبارِ آدمیّت آپ ہیں

آپ نے توڑی حدودِ لامکاں
ہم رکابِ ہر مسافت آپ ہیں

آپ پر نازل ہُوا قرآنِ پاک
یعنی اُس کی آیت آیت آپ ہیں

ہر نبی کی خوبیاں ہیں آپ میں
انتہائے جامعیّت آپ ہیں

ہمہ داں ہے اُمّیت بھی آپ کی
وارثِ عقل و فراست آپ ہیں

گمرہی کے عالمی صحراؤں میں
چشمۂ رشد و ہدایت آپ ہیں

ایک پل بھی عمر کا اوجھل نہیں
معتبر تاریخِ سیرت آپ ہیں

پورے دن کی روشنی جیسا وجود
آفتابِ وحی و دعوت آپ ہیں

آپ کا ہر حرف ، حرفِ ایزدی
راست گفتاری کی حُرمت آپ ہیں

آپ کا ہر اک عمل حُسنِ حیات
شاہکارِ کاملیّت آپ ہیں

آپ پر لوگوں کے باطن منکشف
مصلحِ تخئیل و خلوت آپ ہیں

سایۂ عالم یتیمی آپ کی
خازنِ ہر بے بضاعت آپ ہیں

فخر کے معنی فقیری آپ کی
یعنی دِل والوں کی دولت آپ ہیں

آپ کے پَیرو شعور و لاشعور
پیشوائے عِلم و حکمت آپ ہیں

حق تعالیٰ تک پہنچنے کے لیے
بے وسیلوں کی وساطت آپ ہیں

دے حریفِ جاں شہادت آپکی
والیِ صدق و صداقت آپ ہیں

دوستوں کے واسطے کیا ہوں گے آپ
دشمنوں کے حق میں رحمت آپ ہیں

ظالموں کے سامنے حق بات کی
سارے مظلوموں کی طاقت آپ ہیں

آپ کے قدموں کی مٹّی کی قسم
آسمانِ استقامت آپ ہیں

وقفِ دیں ہے لمحہ لمحہ آپ کا
پھر بھی مصروفِ سیاست آپ ہیں

جُود و استغنا، توکّل، مسکنت
ساری قدروں کی ضمانت آپ ہیں

عزم و استقلال کی ایثار کی
کس قدر روشن علامت آپ ہیں

آپ کی تنہائی بھی اِک طائفہ
کتنی کثرت خیز وحدت آپ ہیں

اے خطیبِ منبرِ کوہِ صفا
جانِ تقریر و خطابت آپ ہیں

آرزوؤں کا لقب بے نفسیاں
عجزِ انسانی کی رفعت آپ ہیں

آپ کی فاقہ کشی پر سنگ دنگ
پیکرِ صبر و قناعت آپ ہیں

دِل نہیں توڑا کِسی دُکھ درد کا
سرپرستِ ہجر و ہجرت آپ ہیں

مجرموں کو جو سزائے رحم دے
ایسا قانون و عدالت آپ ہیں

سلطنت آرائی کی تصویر میں
رنگِ مزدوری و محنت آپ ہیں

ہر قدم کفّار سے جنگ آزما
ہر نَفَس محوِ عبادت آپ ہیں

اہلِ خانہ بھی ہیں اور احباب بھی
غار کی بھی زیب و زینت آپ ہیں

چلتے پھرتے اور سوتے جاگتے
مستجابِ ربّ العزّت آپ ہیں

جسمِ اطہر پر چٹائی کے نشاں
اور سُلطانِ ریاست آپ ہیں

آپ کا ایک ایک لمحہ دائمی
ایک عالم گیر قوّت آپ ہیں

فاتحِ دل فاتحِ ذہن و ضمیر
عشق کا دارالحکومت آپ ہیں

جو ہمارے پاس رکھوائی گئی
کبریا کی وہ امانت آپ ہیں

ڈھونڈتی رہتی ہیں آنکھیں آپ کو
میرا موضوعِ زیارت آپ ہیں

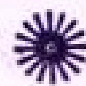
آپ کا مَیں معتقد جاسوس ہُوں
میرے جذبوں کی حرارت آپ ہیں

ذہن میرا آپ سے ہٹتا نہیں
میری دُنیا میری جنّت آپ ہیں

مر مٹوں مَیں آپ کے ناموس پر
میری عزّت میری عظمت آپ ہیں

آپ ہی کا آسرا بعدِ فنا
شافعِ روزِ قیامت آپ ہیں

کیا ڈروں بے وزنیِ اعمال سے
یا محمّدؐ جب سلامت آپ ہیں



درود اُس کے لیے ہے سلام اُس کے لیے
خُدا کے بعد تمام احترام اُس کے لیے

مری حیات ہے مقروض اُس کی رحمت کی
ہر ایک سانس مرا اُس کے نام اُس کے لیے

مَیں اپنے گھر میں بھی اُس کا طواف کرتا ہُوں
سفر میں رکھتا ہے مُجھ کو قیام اس کے لیے

نداموں نے چٹایا مجھے لہُو میرا
حلال کر لیا مَیں نے، حرام، اُس کے لیے

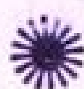
ہر اک زبان میں اُس پر درود بھیجتا ہُوں
سکوت اُس کے لیے ہے کلام اُس کے لیے

مری طلب کی کوئی انتہا نہ ہو یارب
تمام عمر رہوں ناتمام، اُس کے لیے

اُسی کے چہرہ و گیسو کی بات کرتے ہیں
یہ صُبح اُس کے لیے ہے یہ شام اُس کے لیے

محبّت اُس کی ٹھہر تو گئی مرے دِل میں
مگر یہ دل بھی ہے کمتر مقام، اُس کے لیے

فرشتو آؤ بھی، لے بھی چلو مظفّر کو
جو چاہیے تمھیں کوئی غلام، اُس کے لیے



شرف حاصل ہے دیدارِ شہِ لولاک کرنے کا
سلیقہ مُجھ کو آتا ہے گریباں چاک کرنے کا

جب اُن کا نام لو دِل رُک سا جائے اشک بہہ نکلیں
یہی نسخہ ہے اُن کے قرب کے ادراک کرنے کا

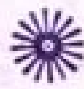
خُدا کے گھر میں ہو آؤ نبی کے در پہ رو آؤ
اگر جذبہ ہے خود کو معصیت سے پاک کرنے کا

زمیں پر آپ کو لانے میں منشائے الٰہی تھا
زمیں سے کم بہت کم، رتبۂ افلاک کرنے کا

ثنا سرکار کی سرکار کا مختار نامہ ہے
خُدا سے خُلد میں بیعانۂ املاک کرنے کا

عمل، چھوٹی سی اِک سُنّت پہ کرکے جنگ جیتی تھی
عجب ردِّ عمل تھا اِک ذرا مسواک کرنے کا

شہِ کونین، بھر دینا لحد کو نُور سے اپنے
ہو لمحہ جب مظفّرؔ کو سپردِ خاک کرنے کا



تخلیق، یہ جہان ہُوا آپ کے طفیل
ہم کو مِلا حضور، خُدا آپ کے طفیل

کہسارِ ابر ٹھہرے ہُوئے ہیں خلاؤں میں
چلتی ہے پانیوں پہ ہَوا آپ کے طفیل

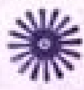
تہذیب کا عَلَم لیے نکلی درندگی،
چیخوں سے گیت بنتا گیا آپ کے طفیل

تلوار چھین لی گئی ظالم کے ہاتھ سے
مظلوم سر اُٹھا کے چلا آپ کے طفیل

سچّائیاں طلوع ہُوئیں گھر سے آپ کے
حق کی ہُوئی بلند صدا آپ کے طفیل

صحراؤں میں سبیل لگی صرف آپ کی
طوفان میں چراغ جلا آپ کے طفیل

کتنی چمک رہی ہے مظفرؔ کی زندگی
ذرّہ یہ آفتاب بنا آپ کے طفیل



جل رہا ہے محمدؐ کی دہلیز پر، دِل کو طاقِ حرم کی ضرورت نہیں
میرے آقا کے مُجھ پر ہیں اِتنے کرم اب کسی کے کرم کی ضرورت نہیں

ہر طلوعِ سحر جن کے سائے تلے، جن کی آہٹ سے نبضِ دو عالَم چلے
اُن کے قدموں سے لگ کر ہُوں بیٹھا ہُوا مُجھ کو جاہ و حشم کی ضرورت نہیں

حُسنِ خلّاقِ کون و مکاں دیکھ لوں، جو نہ دیکھا کبھی وہ سماں دیکھ لُوں
مُجھ کو آئینۂ مصطفےٰ چاہیے پتّھروں کے صنم کی ضرورت نہیں

دُور سے آنے والی اُس آواز پر، مر مٹوں جس میں ہو عشقِ خیر البشرؐ
سُوئے خیر البشر جو نہ لے کر چلے، اُس نشانِ قدم کی ضرورت نہیں

میری ہر سانس عشقِ نبی میں ڈھلے، یہ وہ سکہ ہے عقبیٰ میں بھی جو چلے
صرف دُنیا میں جو خرچ کی جا سکے مجھ کو ایسی رقم کی ضرورت نہیں

کچھُ نہ کرنی پڑے گی تلافی مجھے، مل ہی جائے گی حق سے معافی مجھے
عشق شاہِ پیمبر ہے کافی مجھے رختِ راہِ عدم کی ضرورت نہیں

کعب و حسّان کے ساتھ لائیں گے وہ، میری بخشش منظور کرائیں گے وہ
مَیں حبیبِ خُدا کا پرستار ہُوں مُجھ کو محشر کے غم کی ضرورت نہیں

سراپائے حضورؐ

پاک نظر، پاکیزہ دل، پاکیزہ نام
حُسن، سراپا، دِلکش ورعنا، خوش اندام

پتلے ہونٹ، گلاب کی جیسے پنکھڑیاں
خاموشی میں بھی لہجے کی پھُلجھڑیاں

جسم اکہرہ، سینہ کشادہ، رنگ سفید
آنکھوں کی گہرائی میں قدرت کے بھید

موتیوں جیسے دانت، چمکتی پیشانی
پائے مبارک، نقشِ عروجِ انسانی

سر کے بال طویل اور نیم گھنگھریالے
کالی رُتوں کو چمکیلا کرنے والے

لمبی پلکیں اور سُرخی مائل رُخسار
گیتوں جیسی آہٹ نغمہ سی رفتار

بھینی بھینی خوشبو جیسا نرم مزاج
خاک نشیں ایسا، کونین پہ جس کا راج

تن کے اُوپر سادے سے سادہ جامہ
سر کے اُوپر روشنیوں کا عمّامہ[1]

(1 عمامہ، بالفتح اور بالتشدید دونوں طرح درست سمجھتا ہُوں)

خُطبہ حجۃ الوداع

ساری تعریفیں اللہ کے واسطے

اور حمد و ثنا ہم اُسی کی کریں

اور اُسی سے مدد کے طلب گار ہوں

اور اپنے گناہوں کی چاہیں اُسی سے معافی بھی ہم

اور اُسی کے حضور

ہم ندامت کا سرتاپا اظہار ہوں

مانگتے ہیں پناہیں اُسی کی

مقابل میں اپنی بداعمالیوں، فتنہ انگیزیوں کے



جس کو پروردگار

سیدھے رستے پہ چلنے کی توفیق دے

کر نہیں سکتا گمراہ کوئی اُسے

وہ ہدایت کی توفیق جس کو نہ دے

دوسرا کوئی لا ہی نہیں سکتا اُس کو رہِ راست پر



اس حقیقت کا اعلان کرتا ہُوں مَیں

نہیں معبود کوئی خُدا کے سِوا

نہیں اُس کا کوئی بھی شریک

وہ اکیلا ہے

اور اُس نے پُورا کیا اپنا وعدہ

مدد اپنے بندے کی فرمائی

باطل کی سب مجتمع قوتوں کو کیا زیر اُسی ذات نے

○

اور اعلان کرتا ہُوں مَیں اس حقیقت کا

مَیں مُحمدؐ کہ ہُوں اُس کا بندہ اور اُس کا رسُول

تم کو ترغیب دیتا ہُوں اللہ کے بندو، تم بس اُسی کی عبادت کرو

○

بات میری سُنو

لوگو مَیں اور تم

اِس جگہ پھر اکٹھے نہ ہوں گے کبھی

○

جاہلیت کے دستور تھے جس قدر

میرے قدموں کے نیچے وہ رَوندے گئے

لوگو بے شک تمھارا خُدا ایک ہے

باپ بھی ایک ہے

عربی کو کسی بھی عجم زاد پر

سُرخ کو کالے پر کالے کو سُرخ پر

کچھ فضیلت نہیں

ہے تو تقویٰ سے ہے

○

ہر مُسلماں ہے بھائی مُسلمان کا

سب مسلمان آپس میں ہیں بھائی بھائی

اور تمھارے غلام

خود جو کھاؤ اُنھیں بھی کھلاؤ وُہی

خود جو پہنو وہی اُن کو پوشاک دو

○

جاہلیت کے قتلوں کے جھگڑے تمام

کیے جاتا ہُوں ختم

خُونِ اوّل جو ہے خانداں کا مرے

یعنی ابنِ ربیعہ کا خُوں

جو بنی سعد میں دُودھ پیتا تھا، قاتل ہے جس کا ہُذیل

چھوڑتا ہوں اُسے



جاہلیت کے ادوار کا سُود بھی آج سے ختم ہے

سُودِ اوّل جو ہے خانداں کا مِرے

مُطّلب کے پسر یعنی عبّاس کا

سُود وہ چھوڑتا ہوں مٹاتا ہوں مَیں



لوگو ڈرتے رہو اپنے اللہ سے

ضِمن میں بیویوں کے

کہ اللہ کے نام کی ذمّے داری سے بیوی بنایا ہے تم نے اُنھیں

حق تمھارا ہے ان پر تو بس اِتنا ہے

بستروں پر تمھارے کوئی غیر محرم وہ آنے نہ دیں

جو وہ ایسا کریں

غیر تکلیف دہ مار مارو انھیں

اور تم پر یہ حق عورتوں کا بھی ہے

کھانا دو کپڑا دو اُن کو مقدور بھر



لوگو یہ جان لو

خوں تمھارا ہو یا مال یا عزّتیں

ایک دوجے پہ ہیں محترم اس طرح

جیسے دن آج کا

جیسے اس شہر کی اس مہینے کی حُرمت تمھارے لیے

پیش ہونا ہے لوگو تمھیں عنقریب

روبروئے خُدا

اور پرسش کرے گا وہ تم سے تمھارے سب اعمال کی

○

چھوڑتا ہُوں مَیں اِک چیز تم میں، جسے

تم نے مضبوطی سے تھامے رکھّا اگر

کبھی گمراہ ہونے نہ پاؤ گے تم

وہ کتابِ خُدا یعنی قرآن ہے

○

حق تعالیٰ نے ہر ایک حقدار کو اُس کا حق دے دیا

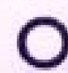
اب وصیّت وراثت کے قانون میں کوئی جائز نہیں

لوگو بچّہ اسی کا ہے بستر پہ جس کے وہ پیدا ہُوا

صرف پتھّر ہیں کنکر ہیں ہر اِک زناکار کے واسطے
اور ذمّے خُدا کے ہے اُن کا حساب



ایسا لڑکا
پدر کے علاوہ کسی دوسرے کے نَسَب کا جو دعویٰ کرے
جو غلام اپنے مَولا کے ہوتے ہُوئے
نسبتِ غیر کا ہر گھڑی دم بھرے
اُس پہ لعنت خُدا کی



مال سے اپنے شوہر کے عورت کوئی
بے اجازت کسی کو اگر کچھ بھی دے، تو یہ جائز نہیں
قرض ادا کرنا لازم ہے مقروض پر
عطیّہ ، عاریت دونوں لوٹائی جائیں
اور ضامن، ہے تاوان کا ذمّہ دار



لوگو کوئی پیمبر نہیں میرے بعد
اور نہ اُمّت نئی پیدا ہوگی کوئی
خوب اپنے خُدا کی عبادت کرو

پنجگانہ نمازیں پڑھو

سال میں ایک ماہ

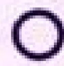
رَمَضان کے روزے رکھو

خوش دِلی سے زکوٰۃ اپنے مالوں کی دو

اپنے اللہ کے گھر کا حج تم کرو

اور اطاعت کرو اپنے حُکّام کی

رب تمھیں اپنی جنّت میں لے جائے گا



میرے بارے میں

اللہ کے ہاں کیا جائے گا تم سے جس دَم سوال

دو گے تم کیا جواب ؟ (یک زباں ہو کے بولے صحابہ کرام)

دیتے ہیں ہم گواہی خُدا کے رسُولؐ

آپ نے ہم تک اللہ کے سارے پیغام پہنچا دِیے

آپ نے حق رسالت ، نبوّت کا ، آقا ادا کر دیا

اور نصیحت کا اور خیر خواہی کا حق بھی ادا کر دیا (اُس گھڑی میرے سرکار میرے نبی)

آسمانوں کی جانب شہادت کی انگلی اٹھاتے رہے

اور لوگوں کی جانب جھکاتے رہے

اور زبانِ مبارک پہ یہ تین الفاظ آتے رہے

رہ الہٰی گواہ ، رہ الہٰی گواہ ، رہ الہٰی گواہ (پھر وہ گویا ہُوئے)

جو ہیں موجود لوگ

جو نہیں اُن کو تبلیغ کرتے رہیں

بعض ان سُننے والوں سے ، ممکن ہے وہ غیر موجود لوگ

رکھ سکیں کچھ زیادہ ہی محفوظ احکام سارے مرے

○

(جب نبی کریم ، خطبۂ حجِّ رخصت سے فارغ ہُوئے

دوسرے لمحے آیت یہ نازل ہُوئی)

دِین مَیں نے تمھارا تمھارے لیے

آج کامل کیا

اور کیا اپنی نعمت کو تم پر تمام

اور تمھارے لیے کر لیا ہے پسند

دِین اِسلام کا

نوٹ : (بریکٹوں کے درمیان کے مصرعوں کے علاوہ تمام مصرعے وہی اصل الفاظ ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے ادا ہُوئے۔)

نعتِ رسُولؐ

(بچّوں کے لیے)

ہم ہیں تمھارے، تم ہو ہمارے ___ محمدؐ پیارے

تم ہو چاند اور ہم ہیں تارے ___ محمدؐ پیارے

سب سے اچھّا دِین تمھارا

حُکمِ خُدا ، آئین تمھارا

تم نے ہمارے ذہن سنوارے ___ محمدؐ پیارے

پیار سکھایا ، عدل سکھایا

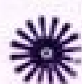
رنگ و نسل کا فرق مِٹایا

دُور کیے سارے اندھیارے ___ محمدؐ پیارے

بندوں کو مولا سے ملایا
قطروں کو دریا سے ملایا
موڑے تم نے وقت کے دھارے ـــــ محمدؐ پیارے

گمراہوں کو راہ دکھائی
قاتل بھی ٹھہرے شیدائی
تم جیتے اور دشمن ہارے ـــــ محمدؐ پیارے

سُنّت اور قرآن پہ چل کے
کہلائیں شہکار عمل کے
مانگیں دُعا ہم مل کر سارے ـــــ محمدؐ پیارے



آپ محبُوبِ خُدا ، یا مُصطفیٰ
ہو گیا دِل آپ کا ، یا مُصطفیٰ

وہ حقیقت میں کہا اللہ نے
آپ نے جو کُچھ کہا ، یا مُصطفیٰ

آپ پر اور آپ کے فرمان پر
جان و دل سے ہم فدا ، یا مُصطفیٰ

آپ کے نقشِ قدم پر ہم چلیں
آپ سب کے رہ نما ، یا مُصطفیٰ

والیانِ ملک، سلطاں، تاجور
آپ کے در کے گدا، یا مُصطفےؐ

اُمّتوں میں افضل اُمّت آپ کی
آپ شاہِ انبیا، یا مُصطفےؐ

دینِ حق کی آپ نے تعلیم دی
آپ حق ہیں حق نما یا مُصطفےؐ

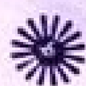
آپ ہی نے تو کیا انسان کو
خود نگر خود آشنا یا مُصطفےؐ

آپ پر ہیں ختم ساری عظمتیں
تھا، نہ ہوگا، آپ سا، یا مُصطفےؐ

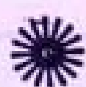
ہر گھڑی میں آپ پر بھیجوں درود
دل کہے، صلِّ علیٰ، یا مُصطفےؐ

نعتیہ ہائیکو

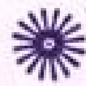
نُور ہے اور نسل سے آدم کی ہے
چھت پہ چڑھ کر دف بجائیں ساعتیں
آمد آمد نوشۂ عالم کی ہے



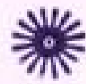
طائرانِ تیرگی سب اُڑ گئے
جس طرف سے بھی ہُوا اُن کا گزر
راستے منزل کی جانب مُڑ گئے



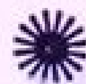
آدمیت روشنی کرنے لگی
زندگی کو اس قدر دیں رفعتیں
ناز اُن پر زندگی کرنے لگی



رنگ، تہذیب و تمدّن کے لیے
کس قدر خوش بخت ہے خاکِ حجاز
چُومنے کو نقشِ پا اُن کے لیے



کیا کہوں کیا ہے مظفّرؔ اُن کی ذات
مَیں جو سمجھا ہُوں تو سمجھا ہُوں یہی
یہ جہاں ساحل، سمندر اُن کی ذات



جب فنا ہو گا ہر اِک شے کا وجود
جب خُدا کا بھی نہ لے گا کوئی نام
بھیجتا ہو گا خُدا اُن پر درود



ریزہ ریزہ



بلند ہے بہت مقامِ مُصطفےٰؐ

کلامِ کبریا کلامِ مُصطفےٰؐ



دل مِرا جاں مری اُن کے نام

آخری سانس بھی اُن کے نام



تُو میری محبّت ہے میری پہچان ہے میرا حوالہ ہے

مَیں ذات کے جنگل میں گُم تھا تُو نے مجھے ڈھونڈ نکالا ہے



جب اس جہان پہ اُن کی نظر پڑی ہوگی

نئے سرے سے بنائے سحر پڑی ہوگی



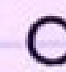
نظر میں عکسِ شہِ دو جہاں اُتر آیا

کہ اس زمیں پہ نیا آسماں اُتر آیا



عدم بھی ہو مِرا، میری دُعا کے سائے میں

مَیں حشر میں بھی اُٹھوں مُصطفےٰؐ کے سائے میں



اگر جہاں میں نہ سرکارِ دو جہاں ہوتے
تو یہ زمین ہی ہوتی نہ آسماں ہوتے

○

خاک پر رہتے ہُوئے عرش کے تارے ہم ہیں
تُو ہے اللہ کا پیارا ، ترے پیارے ہم ہیں

○

اللہ نے ڈھالا نہیں پیکر کوئی تم سا
قرآں سا صحیفہ نہ پیمبر کوئی تم سا

○

دولت مرے افلاس کو سنسار کی مل جائے
مٹّی ہی اگر کُوچۂ سرکار کی مل جائے

جنّت میں محل ، اپنا بنا لُوں گا مظفرؔ
پرچھائیں اگر آپ کی دیوار کی مل جائے

○

سائنس چاہے کتنے ہی مہتاب طے کرے
لیکن پہنچ سکے گی نہ گردِ رسُولؐ کو

○

روضے کی جالیوں کو بھی دیکھیں تو کس طرح
آنکھوں پہ معصیت کے ہیں جالے تنے ہُوئے

شبِ قدر

رات یہ رات کہ خورشید بکف آئی ہے
نعمتِ حق لیے بندوں کی طرف آئی ہے

رحمتیں جوش پہ ہیں بندہ نوازی کے لیے
تیرگی آج مُصلّے ہے نمازی کے لیے

شائع ہوتی ہے نصیبوں کی کتاب آج کی رات
پیش ہوتا ہے زمانے کا نصاب آج کی رات

آج کی رات فرشتوں کو جو احکام ملیں
سال بھر اُس کے مطابق غم و انعام ملیں

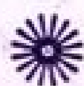
دھڑکنیں بھی ہوں عطا، سانسیں بھی کاٹی جائیں
پرچیاں زندگی و موت کی کاٹی جائیں

تُو بھی کچھ اپنے لیے اے تہی دامن کرلے
مسجدِ عمر کو سجدوں سے مزیّن کرلے

خاکِ دل، خیر کے جھونکوں سے ہری ہوتی ہے
معصیت، عفوِ الٰہی سے بَری ہوتی ہے

ذہن و احساس کا دروازہ کھُلا رہنے دے
آج کی رات تو ہونٹوں پہ دُعا رہنے دے

ساعتِ بے طلبی کب ترے کام آئے گی
کام آئی تو یہی شب ترے کام آئے گی



تن پہ احرام لپیٹا تو خُدا یاد آیا
اُٹھ گیا ذات سے پردا تو خُدا یاد آیا

رحمتیں اُس کی مرے چاروں طرف تھیں لیکن
اپنے اعمال کو دیکھا تو خُدا یاد آیا

یوں لگا چھُو لیا ہو ہاتھ خُدا کا جیسے
حجرِ اسود کو جو چوُما تو خُدا یاد آیا

سامنے سے مرے گزُرا مرا سارا ماضی
کعبے کے گرد مَیں گھوُما تو خُدا یاد آیا

ریگِ باطن پہ بہت ایڑیاں رگڑیں میں نے
پیا زمزم کا پیالہ تو خُدا یاد آیا

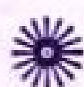
دونوں آنکھوں سے مری ہو گئے چشمے جاری
صفا مروہ پہ بھی دوڑا تو خُدا یاد آیا

صُورتِ حال تھی سب حشر کے میداں جیسی
ہُوا عرفات روانہ تو خُدا یاد آیا

قطعہ

حج ادا کرنے چلا تو ذہن سے
سب حجاباتِ عواقب اُٹھ گئے
مارنی تھیں کنکریں شیطان کو
ہاتھ میرے اپنی جانب اُٹھ گئے

سلام و منقبت



جہاں بھی حق پر، چلے گا خنجر، ترا لہو بولتا رہے گا
ہر ایک مظلوم کی صدا میں، حُسین تو بولتا رہے گا

جسے ہیں تیرے اصول پیارے، رسُول اہلِ رسُول پیارے
وہ تیرے لہجے میں سب یزیدوں کے رُوبرُو بولتا رہے گا

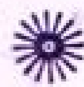
زمانہ کتنا ہی بیت جائے، زبانِ تاریخ چُپ نہ ہو گی
ترے حوالے سے چاکِ اسلام کا رفو بولتا رہے گا

تری شہادت نے ساری صُبحوں کو ڈوبنے سے بچا لیا ہے
تُو ہر کرن میں بغیر آواز، بے گلو بولتا رہے گا

ترے لبِ خشک سے جو پھوٹی وہ تازگی حشر تک رہے گی
فنا کی شاخوں پہ بھی ترا جذبۂ نمو بولتا رہے گا

ترے تصوّر کا زندگی بھر طواف کرتی رہیں گی آنکھیں
اذان کے بول بن کے تُو میرے چار سُو بولتا رہے گا

بلند رکھّا عَلَم کو جس نے، دِیے اُجالے حرم کو جس نے
سکوت کتنا بھی ہو مظفّرؔ، وہ اللہ ہُو، بولتا رہے گا



جب موذّن چھیڑتا ہے سلسلہ تکبیر کا
تیر جاتا ہے فضاؤں میں لہُو شبیّر کا

دین کی بنیاد جو اپنے سروں پر رکھ گئے
سیکھ لو اُس آلِ پیغمبر سے ڈھب تعمیر کا

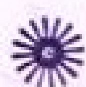
اُس سے پُوچھو مر کے ہو جاتے ہیں زندہ کس طرح
گھونٹ ڈالا جس کی شہ رگ نے گلا شمشیر کا

گرتے گرتے بھی سنبھالا دے گیا اِسلام کو
آخری ہچکی سے کام اُس نے لیا شہتیر کا

صبر کی ضربیں لگا کر زیدؑ کے فرزند نے
توڑ ڈالا حلقہ حلقہ ظلم کی زنجیر کا

اے مرے قرآن پڑھنے والو اُس کو بھی پڑھو
اِک صحیفہ وہ بھی ہے قرآن کی تفسیر کا

کیا بصیرت تھی مظفرؔ ابنِ شہرِ علم کی
اپنے ہاتھوں سے لکھا ہر فیصلہ تقدیر کا



تیرے لہُو کو جب لہُو میرا بُلائے گا
آواز دے کے خود ہی سویرا بُلائے گا

لیتے رہے جو تیرے اُصولوں سے مشورے
منزل کی سمت راستہ تیرا بُلائے گا

ہم پہلے تُجھ سے دُھوپ میں کھلنا تو سیکھ لیں
پھر چھاؤں میں بھی ابر گھنیرا بُلائے گا

بنیاد میں بھریں ہم اگر تیری آہٹیں
بے گھر مسافروں کو بسیرا بُلائے گا

بیعت اگر نہ کی گئی ظالم کے ہاتھ پر
تو خود ہی روشنی کو اندھیرا بُلائے گا

اپنوں کی سازشوں سے اگر باخبر رہے
دھوکے سے پھر نہ کوئی لٹیرا بُلائے گا

تن پر لہُو پہن کے مظفرؔ چلے اگر
اپنی طرف حُسینی پھریرا بلائے گا

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ

آئینہ خانے اُسے عکسِ جلی کہتے ہیں
لہجۂ عشق میں ولیوں کا ولی کہتے ہیں

دُور تک پھیلی ہے تاریخ میں اُس کی خوشبو
اُس کی بینائی کے شعلے کو کلی کہتے ہیں

زہے تقدیر کہ اُس کا وہ مُعلّم ٹھہرا
جس کی پرچھائیں کو نُورِ ازلی کہتے ہیں

عِلم کے شہر کا دروازہ لقب ہے اُس کا
اُس کی ہر سانس کو حِکمت کی گلی کہتے ہیں

حرف حرف اُس کو پڑھا مَیں نے تو معلوم ہُوا
لُغتِ دینِ محمدؐ کو علی کہتے ہیں

حضرت امام جعفر صادقؒ

جعفرِ صادق، امامِ صدق پرور پر سلام
جانشینِ عابد و شبّیر و حیدر پر سلام

طالبِ خوشنودیٔ حق، صاحبِ علمِ کثیر
وارثِ فضل و کمالاتِ پیمبر پر سلام

علمِ اسلامی کا اِک مرکز تھی اُس کی جھونپڑی
عرصۂ خاک و خذف کے کیمیا گر پر سلام

جس کے آگے عقل زانوئے تلمّذ تہ کرے
اُس حُسینی، ہاشمی، علوی، قلندر پر سلام

چودہ معصوموں کا جو مجموعۂ کردار تھا
اُس اکیلے کے حوالے سے بہتّر پر سلام

مَیں مُرید بُوحنیفہ ، بُوحنیفہ کا وہ پیر
پیشوا کے پیشوا رہبر کے رہبر پر سلام

تشنگی جس کا خزانہ ، صبر جس کی جائداد
رُوح پر اُس کی مظفرؔ اُس کے پیکر پر سلام

منقبت

"بحضور سرکار حاجی وارث علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ"

علم آغاز میں سیپارۂ قرآں سے پڑھا
اور جو کچھ بھی پڑھا رب کے دبستاں سے پڑھا

زندگی اپنی، محبّت کے حوالے کر دی
اِک یہی حرفِ حسیں کوچۂ جاناں سے پڑھا

ذات کیوں آپ کی ہوتی نہ فنا فی التّوحید
چہرۂ خالقِ کونین دل و جاں سے پڑھا

خشک موسم میں بھی رہتا تھا بہاروں کا ہجوم
سبز خوشبو کا سبق زرد گلستاں سے پڑھا

اپنے آقا کے وہ پیدائشی دیوانے تھے
قصۂ عشقِ نبی ، مکتبِ یزداں سے پڑھا

کاٹ دی عُمرِ عزیز آپ نے چلتے چلتے
مصحفِ شوقِ سفر ، گردشِ دَوراں سے پڑھا

اُن کی پرچھائیں بھی تھی آئنہ خانے کی طرح
پڑھنے والوں نے اُنھیں دیدۂ حیراں سے پڑھا
